المہند علی المفند

عقائد اہلِ سُنّت والجماعۃ

تالیف

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدّث سہارنپوری

تصدیق

حضرات علمائے حرمین شریفین و مصر و شام

و برّصغیر ہند

دارالاشاعت

اردو بازار کراچی ا فون ۲۶۳۱۸۶۱

المہنّد علی المفنّد

عقائد
اہلِ سُنّت والجماعۃ

تالیف

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدِث سہارنپوری

تصدیق

حضرات علمائے حرمین شریفین و مصر و شام
و برّصغیر ہند

دارالاشاعت
اردو بازار کراچی ـ فون ۲۶۳۱۸۶۱

227

المهند علی المفند

عقائد اہلِ سُنّت والجماعة

تالیف

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ

تصدیق

حضرات علمائے حرمین شریفین و مصر و شام

و برصغیر ہند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار، کراچی ۱

طباعت:۔ پرنٹنگ محل، کراچی

ناشر:۔ دارالاشاعت کراچی نمبر ۱

اس کتاب پر
تصدیقات علمائے دیوبند
مولوی محمود الحسن
مولوی اشرف علی تھانوی
مفتی کفایت اللہ دہلوی
مولوی عاشق الہی میرٹھی
مفتی عزیز الرحمن
مولوی احمد حسن امروہوی
مولوی حبیب الرحمن نائب مہتمم مدرسہ دیوبند
مولوی محمد احمد مہتمم مدرسہ دیوبند

ملنے کے پتے

دارالاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی ۱

ادارۃ المعارف، ڈاک خانہ دارالعلوم، کراچی ۱۴

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

فہرستِ مضامین

المہند علی المفند عربی مع اردو ترجمہ
عقائد اہل سنت والجماعۃ
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند ضروری باتیں

الحمد للہ الذی یحق الحق بکلماتہ ویبطل الباطل بسطواتہ نصر المؤمنین وقال کان حقا علینا نصر المؤمنین وقطع کید الخائنین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العٰلمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی مفرق فرق الکفر والطغیان ومشتت جیوش لغاۃ القرین والشیطان ۔ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ما تعاقب النیران وتضاد الکفر والایمان :-

امابعد، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالی جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے، اور انکی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے، مختصر یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گوناگوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خاں صاحب نے روافض کی طرح اخیار امۃ محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر کے انکی تکفیر کی، اور تبرا بازی وسب وشتم سے کام لیا تھا، ایسے ہی خاں صاحب نے اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب وماہتاب تھے ان کو اپنے گھر کے دھوئیں سے مکدر کرنا چاہا

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون :۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد   کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خاں صاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی تخم ریزی پہلے ہی ہو چکی ہے اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خاں صاحب احمد رضا خاں صاحب برعکس نہند نام زنگی کافور در حقیقت احمد رضا خاں صاحب نے تمام ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ فخر امتہ ومعجزۃ من معجزات سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چنا۔ اور حضرت مولٰینا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم ومغفور مظلوم اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سخت اور غالی اہل بدعات کے جن کی بدعات شرک کی حد تک پہونچ گئیں تھیں مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ سے قطع نظر کر کے اتہامات لگائے اور ان پر ستر کیا بلکہ غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دیکر فضلائے کرام کا فتوٰی تکفیر چھاپ دیا۔

مگر حضرت شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلم ہو چکی تھی، اور اس خانہ تمام آفتاب ست کا مصداق تھا پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا تقدس کیا بدعات کی جڑ اکھیڑنے کو کم ہے اس وجہ سے خاں صاحب کو پوری کامیابی نہ ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولٰینا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز نانوتوی حجۃ اللہ تعالٰے فی الارض۔ اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین حضرت مولٰینا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارہم کے سپرد ہوئی اور حمایت سنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انہی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفروعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین باذن ربہا کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا ہوا

تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب وعجم، کابل وقندھار بخارا و خراسان چین وتبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقانِ سنت اس کے سبز پھریرہ کو دور ہی سے دیکھ کر سنت نبوی کی مہک اس سے پا لیتے تھے اور آنکھ بند کئے چلے آتے تھے اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو بریلی کے بدعت خانہ کے قورما پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے اور "بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری" کا نعرہ بلند کرتے تھے حوالیہ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا نظارہ دیکھ کر خاں صاحب نے ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی حضرت شہید مظلوم پر ستر وجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دیکر خود احتیاط کی تھی جس کی بناء پر خود فقہائے کرام اور اصحاب فتوای عظام کے نزدیک خود مع جملہ معتقدین کے کافر ہو چکے تھے، مگر حضرات موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب وحضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولینا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لیکر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد وتامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔

حضرت مولانا نانوتوی پر ختم زمانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا، اور حضرت مولانا گنگوہی پر یہ افتراء کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سنی بتاتے ہیں، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیوضہم کیجانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے، حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا تو ہر صبی ومجنون وبہائم کو بھی حاصل ہے، لیکن چونکہ خاں صاحب کا علم وفضل وتدین قابل اعتبار نہ تھا اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ کر اسکی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی

اور اس کا نام حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین رکھ کر تمام ہندوستان میں ڈھنڈھورا پیٹا
دیا کہ دیکھو علماء حرمین شریفین نے ہمارے فلاں فلاں مخالف کی قطعی تکفیر کر دی، اب
ان کے کفر میں کیا شک باقی رہا، حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدرار اور
توضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

خاں صاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب
ان حضرات نے یہ چھبیس ۲۶ سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت مبارک میں بھیجے
کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے اسکو صاف لکھئے تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے چنانچہ
فخر العلماء والمتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت
مبارک میں پیش فرمائے، علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً و علماء
مصر و حلب و شام و دمشق نے انکی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد
صحیح ہیں ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ بدعتی اور نہ اہل سنت والجماعت
سے خارج اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و حلب
و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمیٰ بہ المہند علی المفند معروف بہ
تصدیقات لدفع التلبیسات معہ ترجمہ المسمیٰ بہ ماضی الشفرتین علی خادع اہل
الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خان صاحب کی ایمانداری پوری پوری طرح
سے معلوم ہو جاوے۔

ص ۲۵
اب اہل ایمان خانصاحب سے دریافت فرما دیں کہ آپ نے حسام الحرمین
پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ "یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت
اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر اور غرر اور فتاویٰ خیریہ اور
مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے
کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے" انتہیٰ پھر صفحہ ۴۳ پر
ہے "حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے

غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اُن کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انھیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں انتہیٰ"، اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہل سنت لکھ کر انکی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتوای کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہوگئے کیا جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے معاذ اللہ العظیم و نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

مسلمانوں یہ ہے خاں صاحب کی محبتِ سنت اور یہ ہیں وہ اہل سنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں خانصاحب نے ایک فتوائے سے گویا سب کی مرادیں پوری کرادیں مگر اسلام کا مٹادینا کوئی آسان کام نہیں ہے کوئی اپنامنہ دین و دنیا میں کالا کرے مگر آفتابِ اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا "

چونکہ رئیس فرقہ مبتدعہ عالیجناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہوگئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا وہ محض افترائے خالص تھا علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک تردد و تامل کرے وہ بھی قطعی کافر ہے اس لئے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہوجائے گا کہ علماء حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تکویماً حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرمارہے ہیں،

پس اب دیکھنا ہے کہ خانصاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ تمام علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر فرماتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ردّ الحسام علی رؤس الاثام ہوکر

حضرات دیوبند ربانی و متبحر علامہ بتائے جاتے ہیں، اب ہم دیکھیں کہ خانصاحب کے پاس کونسی ترکیب و کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر رہیں اور علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں

حضرت مولینا خلیل احمد صاحب مدفیوضہم کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ کہیں اخی العزیز کہیں شیخ وقت کہیں مقتدائے انام اور کہیں پیشوائے امت چنانچہ تعاریظ و تصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقت ملاقات جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان حضرات کے قلوب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی اس کا تو ذکر کیا کیا جائے کہ مصافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطان دوجہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد محترم میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا مسلسلات خاندان ولی اللہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرماکر مسرور و مبتہج ہوئے، وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم :- حق تعالیٰ شانہ کے ان احسانات جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی کلس بڑھاتا ہے اس لئے بہ تفصیل بیان نہیں کیجاتیں، منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے جسکی اصل مہر و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پر ہدیہ ناظرین ہے، اس وجہ سے غرض ہے کہ جملہ اہل اسلام نہایت اطمینان سے المہند اور اسکے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علماء کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل سنت والجماعت کے موافق ہیں اور جملہ اہل حق علماء ربانی حضرات علماء کیساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے سوا اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جسکو اہل بدعات ان حضرات کیطرف منسوب کرکے غیر مقلد یا وہابی کہہ سکیں۔ خانصاحب کا مکر کھل گیا اور انکی تدابیر کا خاتمہ ہوچکا۔ والحمد للہ علی ذٰلک :-

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں اُن کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں، اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچائیں معلوم ہے مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے اس لئے آسمان کا تھو کا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضا میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود روسیاہ اور ذلیل و خوار جاتا ہے بید الحمد

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ایہا العلماء الکرام والجہابذۃ العظام قد نسبہ الی ساحتکم الکریمۃ اناس عقائد الوہابیۃ قالوا باوراق ورسائل لانعرف معانیہا لاختلاف اللسان فنرجوان تخبرونا بحقیقۃ الحال ومرادات المقال ونحن نسئلکم عن امور اشتہر فیہا خلاف الوہابیۃ عن اہل السنۃ والجماعۃ

السوال الاول والثانی

ماقولکم فی شد الرحال الی زیارۃ سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰت والتحیات وعلیٰ آلہ وصحبہ ای الامرین احب الیکم وافضل لدی اکابرکم للزائر ہل ینوی وقت الارتحال للزیارۃ زیارتہ علیہ السلام او ینوی المسجد ایضا وقد قال الوہابیۃ ان المسافر الی المدینۃ لاینوی الا المسجد النبوی۔

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا، اے علمائے کرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جنکا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اسلئے امید کرتے ہیں ہمیں حقیقت حال اور قول کے مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنۃ والجماعۃ سے خلاف مشہور ہے۔

پہلا اور دوسرا سوال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کیلئے سفر اور اسکی فضیلت؟

کیا فرماتے ہو شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کیلئے، تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنیوالا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی، حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہئے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ومنہ نستمد العون والتوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔ حامدا ومصلیا ومسلماً۔

لیعلم اولا قبل ان نشرع فی الجواب انا بحمد اللہ ومشائخنا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ وجمیع طائفتنا وجماعتنا مقلدون لقدوۃ الانام وذروۃ الاسلام الامام الہمام الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفروع ومتبعون للامام الہمام ابی الحسن الاشعری والامام الہمام ابی منصور الماتریدی رضی اللہ عنہما فی الاعتقاد والاصول ومنتسبون من طرق الصوفیۃ الی الطریقۃ العلیۃ المنسوبۃ الی السادۃ النقشبندیۃ والطریقۃ الزکیۃ المنسوبۃ الی السادۃ الچشتیۃ والی الطریقۃ البہیۃ المنسوبۃ الی السادۃ القادریۃ والی الطریقۃ المرضیۃ المنسوبۃ الی السادۃ السہروردیۃ رضی اللہ عنہم اجمعین ثم ثانیا انا لا نتکلم بکلام ولا نقول قولا فی الدین الا وعلیہ عندنا دلیل من الکتاب او السنۃ او اجماع الامۃ او قول من ائمۃ المذہب ومع ذلک لا ندعی انا مبرؤن من الخطاء والنسیان فی ضلۃ القلم وزلۃ اللسان فان ظہر لنا انا اخطانا فی قول سواء کان من الاصول والفروع فما یمنعنا الحیاء

ہمارے مشائخ اور بڑوں کی

چند ضروری گزارشات

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا اور اسی سے مدد و توفیق درکار ہے اور اسی کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد،

شریعت و طریقت میں علمائے دیوبند کا مسلک

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور سارى جماعت بحمد للہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے۔

اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضرات

ان نرجع عنه ولعلن بالرجوع كيف لا وقد رجع ائمتنا رضوان الله عليهم في كثير من اقوالهم حتى ان امام حرم الله تعالى المحترم امامنا الشافعي رضي الله عنه لم يبق مسئلة الا وله فيها قول جديد والصحابة رضي الله عنهم رجعوا في مسائل الى اقوال بعضهم كما لا يخفى على متتبع الحديث فلو ادعى احد من العلماء انا غلطنا في حكم فان كان من الاعتقاديات فعليه ان يثبت بنص من ائمة الكلام وان كان من الفرعيات فيلزم ان يبني بنيانه على القول الراجح من ائمة المذهب فاذا فعل ذلك فلا يكون منا ان شاء الله

حضرت نقشبندیہ احمدیہ طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

استنباط و تحقیق میں طریقۂ عمل

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور باایں ہمہ ہم دعوے نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں، پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی،

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں، چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے حتی کہ امام حرم محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے،

پس اگر کسی عالم کا دعوے ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعوے ثابت کرے علمائے کرام کی تصریح سے، اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کر لیگا

تعالیٰ الا الحسنے القبول بالقلب واللسان وزیادۃ الشکر بالجنان والارکان۔

وثالثًا ان فی اصل اصطلاح بلاد الھند کان اطلاق الوھابی علےٰ من ترک تقلید الائمۃ رضی اللہ تعالےٰ عنھم ثم اتسع فیہ و غلب استعمالہ علیٰ من عمل بالسنۃ السنیۃ وترک الامور المستحدثۃ الشنیعۃ والرسوم القبیحۃ حتی شاع فی بمبئی ونواحیھا ان من منع من سجدۃ قبور الاولیاء وطوافھا فھو وھابی بل ومن اظھر حرمۃ الربٰوا فھو وھابی وان کان من اکابر اھل الاسلام وعظمائھم ثم اتسع فیہ حتی صار سبًّا فعلی ھذا لو قال رجل من اھل الھند لرجل انہ وھابی فھو لا یدل علیٰ انہ فاسد العقیدۃ بل یدل علی انہ سنی حنفی عامل بالسنۃ مجتنب عن البدعۃ خائف من اللہ تعالےٰ فی ارتکاب المعصیۃ ولما کان مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنھم یسعون فی احیاء السنۃ ویشمرون فی اخماد

تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل وزبان سے فلطی قبول کریں گے اور قلب و اعضاء سے شکر یہ ادا کریں گے۔

برصغیر میں لفظ وہابی کا استعمال تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی کا اصل استعمال اس شخص کے لئے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سئیہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں یہاں تک کہ بمبئی اور اسکے نواح میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیا کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو، اسکے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب

نیران البدعة غضب جند ابلیس علیهم وحرفوا کلامهم وبهتوهم وافتروا علیهم الافتراءات ورموهم بالوهابیة وحاشاهم عن ذٰلك بل وتلك سنة الله التی سنها فی خواص اولیائه کما قال الله تعالیٰ فی کتابه وکذٰلك جعلنا لکل نبی عدوًّا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورًا ولو شاء ربك ما فعلوه فذرهم وما یفترون فلما کان ذٰلك فی الانبیاء صلوٰت الله علیهم وسلامه وجب ان یکون فی خلفائهم ومن یقوم مقامهم کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "نحن معاشر الانبیاء اشد الناس بلاءً ثم الامثل فالامثل لیتوفر حظهم ویکمل لهم اجرهم" فالذین ابتدعوا البدعات ومالوا الی الشهوات واتخذوا الٰههم الهوی والقوا انفسهم فی هاویة الردی یفترون علینا الاکاذیب و

میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افتراء کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں جن وانس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کے لئے اور اے محمد اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو انکو ان کے افتراء پر پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تاکہ ان کا حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے، پس مبتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل

الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل فاذا نسب الينا في حضرتكم قول يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه لا تظنوا بنا الاخير وان اختلج في صدركم فاكتبوا الينا فانا نخبركم بحقيقة الحال والحق من المقال فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام۔ **توضيح الجواب** عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحي فداه) من اعظم القربات واهم المثوبات وانجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات وان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال وينوي وقت الارتحال زيارته عليه الف الف تحية وسلام و وينوي معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع والمشاهد الشريفة بل الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوٰة والسلام ثم يحصل له اذا قدم

ہیں اور جنھوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا ہے اور اپنے آپکو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالدیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کرکے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا کرے تو آپ اسکی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے اس لئے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں،

جواب کی توضیح

روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے سفر علمائے دیوبند کا عقیدہ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارۃ قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے

زیارۃ المسجد لان فی ذلک زیادۃ تعظیمہ واجلالہ صلی اللہ علیہ وسلم ویوافقہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءنی زائرا لا تحملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون شفیعا لہ یوم القیمۃ وکذا نقل عن العارف السامی الملا جامی انہ افرد الزیارۃ عن الحج وھو اقرب الی مذھب المحبین۔

واما ما قالت الوھابیۃ من ان المسافر الی المدینۃ المنورۃ علی ساکنہا الف الف تحیۃ لا ینوی الا المسجد الشریف استدلالا بقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد فمردود لان الحدیث لا یدل علی المنع اصلا بل لو تامل ذو فہم ثاقب لعلم انہ بدلالۃ النص یدل علی الجواز فان العلۃ التی استثنی بہا المساجد الثلاثۃ من عموم المساجد او البقاع ھو فضلہا المختص بہا وھو مع الزیارۃ موجود فی

مسجد کی بھی نیت کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی، اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اسکی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں، اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انھوں نے زیارت کے لئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔

اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت ان مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پاتی ہے وہاں جو

البقعة الشريفة فان البقعة الشريفة والرحبة المنيفة التی ضم اعضائه صلی الله علیه وسلم افضل مطلقا حتی من الکعبة ومن العرش و الکرسی کما صرح به فقهائنا رضی الله عنهم ولما استثنی المساجد لذلك الفضل الخاص فاولی ثم اولی ان یستثنی البقعة المبارکة لذلك الفضل العام وقد صرح بالمسئلة کما ذکرناه بل بالبسط منها شیخنا العلامة شمس العلماء العاملین مولانا رشید احمد الجنجوهی قدس الله سره العزیز فی رسلته زبدة المناسك فی فضل زیارة المدینة المنورة وقد طبعت مرارا ویضاً فی هذا المبحث الشریف رسالة الشیخ مشائخنا مولانا المفتی صدر الدین الدهلوی قدس الله سره العزیز قام فیها الطامة الکبری علی الوهابیة و من وافقهم واتی ببراهین قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال طبعت واشتهرت فلیرجع الیها والله تعالی اعلم.

کی فضیلت ہی تو ہے اور فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اسلئے کہ وہ قطعہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہانتک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اسکی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہا اولیٰ ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو،

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بار بار طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدرالدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولٰنا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں اس کا نام "احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال" ہے، وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے، اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے،

السوال الثالث والرابع :۔ هل للرجل ان يتوسل فی دعواته بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوفات ام لا؟ :۔ ایجوز التوسل عندکم بالسلف الصالحین من الانبیاء والصدیقین والشہداء واولیاء رب العالمین ام لا :۔ **الجواب :۔** عندنا وعند مشائخنا یجوز التوسل فی الدعوات بالانبیاء والصلحین من الاولیاء والشہداء والصدیقین فی حیوتہم وبعد وفاتہم بان یقول فی دعائہ اللھم انی اتوسل الیک بفلان ان تجیب دعوتی وتقضی حاجتی الی غیر ذلک کما صرح بہ شیخنا ومولانا الشاہ محمد اسحٰق الدہلوی ثم المہاجر المکی ثم بینہ فی فتاواہ شیخنا ومولانا رشید احمد الگنگوہی رحمۃ اللہ علیہما فی ہذا الزمان شائعۃ مستفیضۃ بایدی الناس وہذہ المسئلۃ مذکورۃ علی صفحہ ۹۳ من الجلد الاول منہا فلیراجع الیہا من شاء

تیسرا اور چوتھا سوال

مسئلہ توسل کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز۔

جواب

علمائے دیوبند کے نزدیک دعاء میں توسل جائز ہے

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء اور اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے انکی حیات میں یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اسکی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولٰینا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے، پھر مولٰینا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاوٰی میں اسکو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آجکل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، اور یہ مسئلہ اسکی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السوال الخامس ماقولكم فی حیوۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام فی قبرہ الشریف ھل ذٰلک امر مخصوص بہ ام مثل سائر المؤمنین رحمۃ اللہ علیھم حیوتہ برزخیۃ۔ **الجواب** عندنا و عند مشائخنا حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم حیٌّ فی قبرہ الشریف وحیوتہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیویۃ من غیر تکلیف وھی مختصۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم وبجمیع الانبیاء صلوات اللہ علیھم والشھداء ــــ لابرزخیۃ کما ھی حاصلۃ لسائر المؤمنین بل لجمیع الناس کما نص علیہ العلامۃ السیوطی فی رسالتہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی حیوۃ الانبیاء والشھداء فی القبر کحیوتھم فی الدنیا ویشھد لہ صلوۃ موسیٰ علیہ السلام فی قبرہ فان الصلوۃ تستدعی جسدا حیاء الی اٰخر ماقال فثبت بھذا

پانچواں سوال

مسئلہ حیات النبیؐ

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کیطرح برزخی حیات ہے،

جواب

مسئلہ حیات النبیؐ میں علمائے دیوبند کا عقیدہ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیٰوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اسکی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ

ان حیوتہ دنیویۃ برزخیۃ لکونہا فی عالم البرزخ ولشیخنا شمس الاسلام والدین محمد قاسم العلوم علی المستفیدین قدس اللہ سرہ العزیز فی ہذہ المبحث رسالۃ مستقلۃ دقیقۃ الماخذ بدیعۃ المسلک لم یر مثلہا قد طبعت وشاعت فی الناس واسمہا آب حیات ای ماء الحیوۃ۔

السوال السادس ہل للداعی فی المسجد النبوی ان یجعل وجہہ الی القبر المنیف ویسئل من المولی الجلیل متوسلا بنبیہ الفخیم النبیل۔

الجواب اختلف الفقہاء فی ذلک کما ذکرہ الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ فی المسلک المتقسط فقال ثم اعلم انہ ذکر بعض مشائخنا کابی اللیث ومن تبعہ کالکرمانی والسروجی انہ یقف الزائر مستقبل القبلۃ کذا رواہ الحسن عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما ثم نقل عن ابن الہمام بان ما نقل عن ابی اللیث مردود بما روی ابوحنیفۃ عن

پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کے برزخی حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہوکر لوگوں میں شائع ہوچکا ہے اسکا نام آب حیات ہے۔

چھٹا سوال

روضۂ اقدس کی طرف متوجہ ہوکر توسل فی الدعاء

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنیوالے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دیکر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جواب

روضۂ اطہر کی طرف متوجہ ہوکر توسل فی الدعاء جائز ہے، علمائے دیوبند کا عقیدہ

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابوالیث اور ان کے پیرو کرمانی وسروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنیوالے کو قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ امام حسن نے امام ابوحنیفہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال من السنۃ ان تاتی القبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فتستقبل القبر بوجہک ثم تقول السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ ثم ایدہ بروایۃ اخری اخرجہا المجد الدین اللغوی عن
ابن المبارک قال سمعت اباحنیفۃ یقول قدم ابوایوب السختیانی وانا
بالمدینۃ فقلت لانظرن مایصنع فجعل ظہرہ ممایلی القبلۃ ووجہہ مما
یلی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبکی غیر متباک فقام مقام فقیہ ثم
قال العلامۃ القاری بعد نقلہ وفیہ تنبیہ علی ان ھذا ھو مختار الامام
بعد ما کان متردداً فی مقام المرام ثم قال الجمع بین الروایتین
ممکن الخ کلام الشریف۔

نظہر بہذا انہ یجوز کلا الامرین لکن المختار ان یستقبل
وقت الزیارۃ ممایلی وجہہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم وھو الماخوذ بہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابواللیث کی روایت
نامقبول ہے اسلیے کہ امام ابوحنیفہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ سنت
یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہر کیطرف منہ کر کے اس طرح کہو آپ پر سلام نازل
ہوئے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکات نازل ہوں پھر اسکی تائید میں دوسری روایت لائے
ہیں جسکو مجدالدین لغوی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو
اس طرح فرماتے سنا کہ جب ابوایوب سختیانی مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا میں
ضرور دیکھونگا یہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کیطرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلاتصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام کیا پھر
اس کو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب
کی پسند کردہ ہے۔ ہاں پہلے ان کو تردد تھا، پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں
تطبیق ممکن ہے الخ

غرض اس سے ظاہر ہوگیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرہ
مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے ——

عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا وهكذا الحكم في الدعاء كما روى عن مالك رحمه الله تعالى لما سأله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهي في رسالته زبدة المناسك واما مسئلة التوسل فقد مرت في نمرة ۳-۴ **السوال السابع** ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد.

الجواب يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى الطاعات واجب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلوتية المؤلفة في ذلك او بغيرها ولكن الافضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علي صلوة صلى الله

اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ ابھی صفحہ ۳-۴ میں گذر چکا ہے۔

ساتواں سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد پڑھنے کی بابت۔

جواب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کثرت سے بھیجنا مستحب ہے علمائے دیوبند کا عقیدہ

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا

لہ کتاب ہذا ص

عليه عشرا وكان شيخنا العلامة الگنگوهي يقراء الدلائل وكذالك المشائخ الاخر من ساداتنا وقد كتب في ارشاداته مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرة الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز و امر اصحابه بان يحزبوه وكانوا يروون الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه بالدلائل مولانا الگنگوهي رحمة الله عليه۔

السوال الثامن والتاسع والعاشر هل يصح لرجل ان يقلد احدا من الائمة الاربعة في جميع الاصول والفروع ام لا وعلى تقدير الصحة هل هو مستحب ام واجب ومن تقلدون من الائمة فروعا او اصولا۔ **الجواب** لابد للرجل في هذا الزمان ان يقلد احدا من الائمة الاربعة رضي الله تعالىٰ عنهم بل يجب فانا جربنا كثيرا

خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے، اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہیؒ بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے،

آٹھواں نواں اور دسواں سوال

تقلید ائمہ اربعہ مستحب ہے یا واجب؟ | تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب، اور تم کس امام کے مقلد ہو،

جواب

ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے، اور علمائے دیوبند امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں | اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے

ان مآل ترک تقلید الائمۃ واتباع رای نفسہ وھواھا السقوط فی حفرۃ الالحاد والزندقۃ اعاذنا اللہ منھا ولاجل ذلک نحن ومشائخنا مقلدون فی الاصل والفروع لامام المسلمین ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اماتنا اللہ علیہ وحشرنا فی زمرتہ ولمشائخنا فی ذلک تصانیف عدیدۃ شاعت واشتھرت فی الآفاق :۔

السوال الحادی عشر

وھل یجوز عندکم الاشتغال باشغال الصوفیہ وبیعتھم وھل تقولون بصحۃ وصول الفیوض الباطنیۃ عن صدور الاکابر وقبورھم وھل یستفید اھل السلوک من روحانیۃ المشائخ الاجلۃ ام لا۔

الجواب یستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحیح العقائد وتحصیل المسائل الضروریۃ من الشرع ان یبایع شیخا راسخا القدم

اور اپنے نفس وہواکے کے اتباع کرنے کا انجام الحاد وزندقہ کے گڑھے میں جاگرنا ہے اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو. اور اس مبحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور وشائع ہوچکی ہیں،

گیارہواں سوال

بیعت مشائخ اور اُنکے فیض سے استفادہ ؟! کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول، اور ان سے بیعت ہونا تمھارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں

جواب

مشائخ صوفیہ سے بیعت اور ان کے فیوض سے استفادہ! علمائے دیوبند کا نظریہ وعمل، ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہوجاوے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں

فی الشریعۃ زاھدا فی الدنیا راغبا فی الآخرۃ قد قطع عقبات النفس وتمرن فی المنجیات وتبتل عن المھلکات کاملا مکملا ویضع یدہ فی یدہ ویحبس نظرہ فی نظرہ ویشتغل باشتغال الصوفیۃ من الذکر والفکر والفناء الکلی فیہ ویکتسب النسبۃ التی ھی النعمۃ العظمیٰ والغنیمۃ الکبریٰ وھی المعبر عنھا بلسان الشرع بالاحسان واما من لم یتیسر لہ ذلک ولم یقدر لہ ما ھنالک فیکفیہ الانسلاک بسلکھم والانخراط فی خربھم فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب اولئک قوم لا یشقی جلیسھم وبحمد اللہ تعالیٰ وحسن انعامہ نحن ومشائخنا قد دخلوا فی بیعتھم واشتغلوا باشغالھم وتصدوا للارشاد والتلقین والحمد للہ علی ذلک واما الاستفادۃ من روحانیۃ المشائخ الاجلۃ ووصول الفیوض الباطنیۃ من صدورھم او قبورھم فیصح علی الطریقۃ المعروفۃ فی اھلہا وخواصھا لا بما ھو شائع فی العوام۔

راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے چکا ہو خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن افعال سے خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اسکی نظر میں مقصور رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اسمیں فنا تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جسکو شرع میں احسان کیساتھ تعبیر کیگیا ہے اور جسکو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاںتک نہ پہونچ سکے انکو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہوجانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسکے ساتھ اسے محبت ہو وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے مشاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد للہ علی ذلک اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اسکے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اسطرح سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثانی عشر[۱۲] قد کان محمد بن عبد الوهاب النجدی یستحیل دماء المسلمین واموالہم واعراضہم وکان ینسب الناس کلہم الی الشرک ویسب السلف فکیف ترون ذلک وھل تجوزون تکفیر السلف والمسلمین واھل القبلۃ ام کیف مشربکم:-

الجواب الحکم عندنا فیہم ما قال صاحب الدر المختار وخوارج وھم قوم لہم منعۃ خرجوا علیہ بتاویل یرون انہ علی باطل کفرا ومعصیۃ توجب قتالہ بتاویلہم یستحلون دماءنا واموالنا ویسبون نساءنا الی ان قال وحکمہم حکم البغاۃ ثم قال وانما لم نکفرھم لکونہ عن تاویل وان کان باطلا وقال الشامی فی حاشیتہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین

بارھواں سوال

قتل مسلم کے بارے میں نجدی عقیدہ محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے،

جواب

قتل مسلم کے بارے میں نجدی عقیدہ سے علمائے دیوبند کی برأت ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے، اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں، آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم انکی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ

(مہر علی فیض طاہر صاحب کی کتاب ص ۱۹ / ۳۲)
(تعارف علمائے دیوبند ص ۱/۱۸)
(صاعقۃ الرضا ص ۳۱)

وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون
وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ
وقتل علمائہم حتی کسر اللہ شوکتہم ثم اقول لیس ہو ولا احد
من اتباعہ وشیعتہ من مشائخنا فی سلسلۃ من سلاسل العلم من
الفقہ والحدیث والتفسیر والتصوف واما استحلال دماء المسلمین و
اموالہم واعراضہم فاما ان یکون بغیر حق او بحق فان کان
بغیر حق فاما ان یکون من غیر تاویل فکفر وخروج عن الاسلام
وان کان بتاویل لا یسوغ فی الشرع ففسق واما ان کان بحق
فجائز بل واجب واما تکفیر السلف من المسلمین فحاشا ان نکفر
احدا منہم بل ہو عندنا رفض وابتداع فی الدین وتکفیر اہل

باطل ہی سہی، اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالے نے انکی شوکت توڑ دی اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اسکا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق، پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے، اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے، رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے،

اهل القبلة من المبتدعين فلا نكفرهم ما لم ينكروا حكما ضروريا من ضروريات الدين فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دابنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالى۔

السوال الثالث عشر والرابع عشر ما قولكم في امثال قوله تعالى الرحمن على العرش استوى هل تجوزون اثبات جهة ومكان للباري تعالى ام كيف رأيكم فيه۔ **الجواب** قولنا في امثال تلك الآيات انا نؤمن بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله سبحانه وتعالى متعال ومنزه عن صفات المخلوقين وعن سمات النقص والحدوث كما هو رأي قدمائنا واما ما قال المتاخرون من ائمتنا في تلك الآيات يأولونها بتاويلات صحيحة سائغة في اللغة والشرع بانه يمكن ان يكون المراد من الاستواء الاستيلاء ومن اليد القدرة

یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

تیرھواں اور چودھواں سوال

تجسیم وجہات باری تعالیٰ

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمان عرش پر مستوی ہوا کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے

جواب

باری تعالیٰ تجسیم وجہات سے منزہ و بالاہے، علمائے دیوبند کا عقیدہ

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق

الی غیر ذلک تقربیاً الی افہام القاصرین نحن الیضاً عندنا اما الجہۃ و المکان فلا نجوز اثباتہما لہ تعالیٰ ونقول انہ تعالیٰ منزہ ومتعال عنہما وعن جمیع سمات الحدوث :-

السوال الخامس عشر ھل ترون احد افضل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الکائنات :-

الجواب اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سیدنا ومولانا حبیبنا و شفیعنا محمد ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلائق کافۃ وخیرہم عند اللہ تعالیٰ لا یساویہ احد بل ولا یدانیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرب من اللہ تعالیٰ والمنزلۃ الرفیعۃ عندہ وھو سید الانبیاء والمرسلین وخاتم الاصفیاء والنبیین کما ثبت بالنصوص وھوالذی نعتقدہ وندین اللہ تعالیٰ بہ وقد صرح بہ مشائخنا فی غیر ما تصنیف -

---

حق ہے البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے

پندرھواں سوال

افضلیت محمدی | کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی افضل ہے۔

جواب

آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہیں | ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولینا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین اور ایمان اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

السوال السادس عشر[۱۶] اتجوزون وجود النبي بعد النبي عليه الصلوٰة والسلام وهو خاتم النبيين وقد تواتر معنى قوله عليه السلام لا نبي بعدي وامثاله وعليه انعقد الاجماع وكيف رأيكم فيمن جوز وقوع ذلك مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منكم او من اكابركم ذلك۔

الجواب اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين لا نبي بعده كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ولكن رسول الله وخاتم النبيين وثبت باحاديث كثيرة متواترة المعنى باجماع الامة وحاشا ان يقول احد منا خلاف ذلك فانه من انكر ذلك فهو عندنا كافر لانه منكر للنص القطعي الصريح۔

نعم شيخنا ومولانا سيد الاذكياء المدققين المولوي محمد قاسم

سولہواں سوال

مسئلہ ختم نبوت کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنی درجہ تواتر کو پہونچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

جواب

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار اور آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے، ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنیً حد تواتر تک پہونچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اسکے خلاف کہے کیونکہ جو اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اسلئے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ

النانوتوی رحمه الله تعالیٰ التی بدقة نظره تدقیقا بدیعا اکمل خاتمیته علیٰ وجه الکمال واتمها علیٰ وجه التمام فانه رحمه الله تعالیٰ قال فی رسالته المسماة بتحذیر الناس ماحاصله ان الخاتمیة جنس تحته نوعان احدهما خاتمیة زمانیة وهوان یکون زمان نبوته صلی الله علیه وسلم متاخرا من زمان نبوة جمیع الانبیاء ویکون خاتما لنبوتهم بالزمان والثانی خاتمیة ذاتیة وهی ان یکون نفس نبوته صلی الله علیه وسلم ختمت بها وانتهت الیها نبوة جمیع الانبیاء وکما انه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین بالذات فان کل ما بالعرض یختم علی ما بالذات وینتهی الیه ولا تتعدا ه ولما کان نبوة صلی الله علیه وسلم بالذات ونبوة سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتهم علیهم السلام بواسطة نبوته صلی الله علیه وسلم وهو الفرد الاکمل الاوحد الاجل

ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ	حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے ختم نبوت محمدی کو علی وجہ الکمال ثابت کیا ہے!

نے اپنی وقت نظر سے عجیب دقیق مضمون فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جسکے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جسکا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہوتی ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لئے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپکی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و

قطب دائرة النبوة والرسالة وواسطة عقدها فهو خاتم النبيين
ذاتا وزمانا وليس خاتميته صلی الله علیه وسلم منحصرة فی الخاتمیة
الزمانية فانه ليس كبيرة فضل ولا زيادة رفعة ان يكون زمانه
صلی الله علیه وسلم متاخرا من زمان الانبياء قبله بل السيادة الكاملة
والرفعة البالغة والمجد الباهر والفخر الزاهر تبلغ غايتها اذا كان خاتميته
صلی الله علیه وسلم ذاتا وزمانا واما اذا تقتصر على الخاتمية
الزمانية فلا تبلغ سيادته رفعته صلی الله علیه وسلم كمالها ولا
يحصل له الفضل بكليته وجامعيته

وهذا التدقيق منه رحمه الله تعالى ظهر له فی مكاشفات فی
اعظام شانه واجلال برهانه وتفضيله وتبجيله صلی الله علیه
وسلم كما حققه المحققون من سادات العلماء كالشيخ
الاكبر والتقی السبكی وقطب العالم الشيخ عبد القدوس الگنگوهی

نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں تو آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور
زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لئے کہ کوئی
بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل برتری
اور غایت رفعت اور اعلیٰ درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا
جب کہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے
اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہونچے
گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا۔

اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و رفعت شان
وعظمت کے بیان میں مولینا کو مکاشفہ ہے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اکثر
متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما، ہاں ہندوستان
کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔

رحمهم اللہ تعالیٰ لم یحم حول سرادقات ساحتہ فیما نظن ونری ذہن کثیر من العلماء المتقدمین والاذکیاء المتبحرین۔

وہو عند المبتدعین من اہل الہند کفر وضلال ویوسوسون الی اتباعہم واولیائہم انہ انکار لخاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فہیہات وہیہات والعمری انہ لافریٰ الفریٰ واعظم زور وبہتان بلا امتراء ماحملہم علی ذلک الا الحقد والشحناء والحسد والبغضاء لاہل اللہ تعالیٰ وخواص عبادہ وکذلک جرت السنۃ الالہیۃ فی انبیائہ واولیائہ۔

السوال السابع عشر ہل تقولون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایفضل علینا الا کفضل الاخ الاکبر علی الاخ الاصغر لاغیر وہل کتب احد منکم ہذا المضمون فی کتاب

الجواب لیس احد منا ولا من اسلافنا الکرام معتقدا بہذا!

اہل بدعت کی طرف سے حضرت نانوتوی پر ختم نبوت محمدی سے انکار کا بہتان اور اسکی حقیقت	یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے افسوس صد افسوس، قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرلے درجہ کا افتراء ہے اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے جسکا باعث محض کینہ وعداوت و بغض ہے اہل اللہ اور اسکے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں

سترھواں سوال

آنحضرتؐ کی مسلمانوں پر فضیلت بس اسقدر ہے جتنی بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر	کیا تم اس کے قائل ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بس ہم پر ایسی

فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

البتة ولا نظن شخصا من ضعفاء الایمان ایضا یتفوه بمثل هذه الخرافات ومن یقل ان النبی علیه السلام لیس له فضل علینا الا کما یفضل الاخ الاکبر علی الاصغر فنعتقد فی حقه انه خارج عن دائرة وقد صرحت تصانیف جمیع الاکابر من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بینوا وصرحوا حرروا وجوه فضائله و احساناته علیه السلام علینا معشر الامة بوجوه عدیدة بحیث لایمکن اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان افتری احد بمثل هذه الخرافات الواهیة علینا او علی اسلافنا لا اصل له ولا ینبغی ان یلتفت الیه اصلا فان کونه علیه السلام افضل البشر قاطبة واشرف الخلق کافة وسیادته علیه السلام علی المرسلین جمیعًا وامامته النبیین من الامور القطعیة التی لایمکن لادنی مسلمان یتردد فیه اصلا ومع هذا ان

جواب

علمائے دیوبند کے عقیدہ کے مطابق آنحضرت افضل البشر ہیں

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اسکے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اسقدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی کے لئے ثابت نہیں ہو سکتے اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اسکی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لئے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اسکے بھی اگر کوئی،

نسب الینا احد من امثال ھذہ الخرافات فلیبین محلہ من تصانیفنا حتی نظہر علی کل منصف فہیم جہالتہ وسوء فہمہ مع الحادہ وسوء تدینہ بحول تعالٰی وتوۃ القویۃ

السوال الثامن عشر ھل تقولون ان علم النبی علیہ السلام مقتصر علی الاحکام الشرعیۃ فقط ام اعطی علوما متعلقۃ بالذات و الصفات والافعال للباری عز اسمہ والاسرار الخفیۃ والحکم الالٰھیۃ وغیر ذالک مما لم یصل الی سرادقات علمہ احد من الخلائق کائنا من کان۔

الجواب۔ نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق قاطبۃ بالعلوم المتعلقۃ بالذات والصفات والتشریعات من الاحکام العملیۃ والحکم النظریۃ والحقائق الحقۃ

شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اُسے ہماری تصنیفات میں سے موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اسکی جہالت وبدفہمی اور الحاد وبد دینی ظاہر کریں

اٹھارواں سوال

علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم | کیا تم اسکے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالٰی شانہ کی ذات وصفات وافعال اور مخفی اسرار وحکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

جواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الاولین و الآخرین عطا کیا گیا | ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے

(مطہر الرضا صفحہ ۱۹۹)

والاسرار الخفية وغيرها من العلوم مالم يصل الى سرادقات سلطنته احد من الخلائق لاملك مقرب ولا نبي مرسل ولقد اعطى علم الاولين والآخرين وكان فضل الله عليه عظيما ولكن لا يلزم من ذلك علم كل جزء جزئي من الامور الحادثة في كل آن من اوان الزمان حتى يضر غيبوبة بعضها عن مشاهدته الشريفة ومعرفته المنيفة باعلمية عليه السلام ووسعته في العلوم وفضله في المعارف على كافة الانام وان اطلع عليها بعض من سواه من الخلائق والعباد كما لم يضر باعلمية سليمان عليه السلام غيبوبة ما اطلع عليه الهدهد من عجائب الحوادث حيث يقول اني احطت بما لم تحط به وجئتك من سبأ بنبأ يقين۔

السوال التاسع عشر[۱۹] اتردن ان ابليس اللعين اعلم من سيد

یا اس تک نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث وواقع ہونے والے واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع وعلم ہو کہ اگر واقعہ آپکے مشاہدہ شریفہ سے غائب ہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جسکی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں سے میں ایک سچی خبر لیکر آئی ہوں۔

انیسواں سوال

ابلیس لعین سید الکائنات سے اعلم ہے؟ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا

الکائنات علیہ السلام واوسع علما منہ مطلقا؛ ھل کتبتم ذٰلک فی تصنیف ما تحکمون علی من اعتقد ذٰلک

الجواب ماسبق منا تحریر ھذہ المسئلۃ ان النبی علیہ السلام اعلم الخلق علی الاطلاق بالعلوم والحکم والاسرار وغیرھا من ملکوت الافاق ونتیقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبی علیہ السلام فقد کفر وقد افتی مشائخنا بتکفیر من قال ان ابلیس اللعین اعلم من النبی علیہ السلام فکیف یمکن ان توجد ھذہ المسئلہ فی تالیف ما من کتبنا غیر انہ غیبوبۃ لبعض الحوادث الجزئیۃ الحقیرۃ عن النبی علیہ السلام لعدم التفاتہ الیہ لاتورث نقصا ما فی اعلمیتہ علیہ السلام بعد ما ثبت انہ اعلم الخلق بالعلوم الشریفۃ اللائقۃ بمنصبہ الاعلی کما لا یورث الاطلاع علی اکثر

یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جسکا یہ عقیدہ ہو اسکا کیا حکم ہے۔

جواب

نبی کریم علیہ السلام کا علم تمام مخلوقات سے زیادہ ہے اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوق سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتوای دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اسکی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جب کہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدۃ التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر

تلک الحوادث المحقیرۃ لشدۃ التفات ابلیس الیھا شرفا و کمالا و علما فیه فانه لیس علیھا مدار الفضل و الکمال و من ھھنا لا یصلح ان یقال ان ابلیس اعلم من سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کما لا یصح ان یقال لصبی علم بعض الجزئیات انه اعلم من عالم متبحر محقق فی العلوم و الفنون الذی غابت عنه تلک الجزئیات و لقد تلونا علیک قصة الھدھد مع سلیمان علی نبینا و علیه السلام و قوله انی احطت بما لم تحط به و دواوین الحدیث و دفاتر التفسیر مشحونة بنظائرھا المتکاثرۃ المشتھرۃ بین الانام و قد اتفق الحکماء علی ان افلاطون و جالینوس و امثالھما من اعلم الاطباء بکیفیات الادویة و احوالھا مع علمھما ان الدیدان النجاسة اعرف باحوال النجاسة و ذوقھا و کیفیاتھا

فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہوگئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہد ہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنیوالا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جکو دواؤں کی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے۔

فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالینوس هذه الاحوال الردیة فی علمیتهما ولم یرض احد من العقلاء والحمقی بان یقول ان الذین اعلم من افلاطون مع انهما اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة ومبتدعة دیارنا یثبتون للذات الشریفة النبویة علیها الف الف تحیة وسلام جمیع علوم الاسافل الاراذل والافاضل الاکابر قائلین انه علیه السلام لما کان افضل الخلق کافة فلابد ان یحتوی علی علومهم جمیعها کل جزئی جزئی وکلی کلی ونحن انکرنا اثبات هذا الامر بهذا القیاس الفاسدة بغیر نص من النصوص المعتدة بها الا تری ان کل مؤمن افضل و اشرف من ابلیس فیلزم علی هذا القیاس ان یکون کل شخص من احاد الامة حاویا علی علوم ابلیس ویلزم علی ذلک ان یکون

ہندوستان کے اہل بدعت اور علمائے دیوبند کے عقیدہ میں اختلاف اور اسکے وجوہ

اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام شریف وادنیٰ واعلیٰ واسفل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی وجزئی کے ثبوت کا انکار کیا، ذرا غور تو فرمائیے کہ ہر مسلمان کو شیطان پر فضل وشرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بناء پر لازم آئے گا کہ ہر اُمّتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئیگا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون وجالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہد ہو رہا ہے۔

یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال ومفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اس میں ہماری

سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام عالما بما علمہ الرحمٰن ھدوان یکون افلاطون وجالینوس عارفین بجمیع معارف الدیدان والوازم باطلۃ باسرھا کما ھو المشاھد۔

وھذا خلاصۃ ما قلناہ فی البراھین القاطعہ لعروق الاغبیاء المارقین القاصمۃ لاعناق الدجاجلۃ المفترین فلم یکن بحثنا فیہ الا عن بعض الجزئیات المستحدثۃ ومن اجل ذلک اتینا فیہ بلفظ الاشارۃ حتی تدل ان المقصود بالنفی والاثبات ھنالک تلک الجزئیات لا غیر لکن المفسدین یحرفون الکلام ولا یخافون محاسبۃ الملک العلام وانا جازمون ان من قال ان فلانا اعلم من النبی علیہ السلام فھو کافر کما صرح بہ غیر واحد من علمائنا الکرام ومن افتری علینا بغیر ما ذکرناہ فعلیہ بالبرھان خائفا عن المناقشۃ الملک الدیان واللہ علی ما نقول وکیل۔

السؤال العشرون

اتعتقدون ان علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یساوی علم زید وبکر وبہائم ام تتبرؤن عن امثال ھذا ھل

بحث صرف بعض حادث جزئی میں تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی واثبات سے مقصود صرف یہ ہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ اسکی تصریح ایک نہیں، ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزا سے خائف ہو کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

بیسواں سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید بکر اور چوپایوں کے علم کے برابر ہے؟

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید بکر اور چوپایوں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے

كتب الشيخ اشرف على التهانوى فى رسالته حفظ الايمان هذا المضمون ام لا و بم تحكمون على من اعتقد ذلك :-

الجواب اقول و هذا ايضا من افتراءات المبتدعين و اكاذيبهم ند حرفوا معنى الكلام و اظهروا بحقدهم خلاف مراد الشيخ مدظله فقاتلهم الله انى يؤفكون قال الشيخ العلامة التهانوى فى رسالته المسماة بحفظ الايمان و هى رسالة صغيرة اجاب فيها عن ثلاثة سئل عنها الاولى منها فى السجدة التعظيمة للقبور و الثانية فى الطواف بالقبور و الثالثة فى اطلاق لفظ عالم الغيب على سيدنا رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال الشيخ ما حاصله انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان بتاويل لكونه موهما بالشرك كما منع من اطلاق قولهم راعنا فى القران و من قولهم عبدى و امتى فى الحديث اخرجه مسلم فى صحيحه فان الغيب المطلق فى الاطلاقات الشرعية ما لم يقم عليه

تم بری ہو، اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا کیا حکم ہے۔

جواب

عالم الغیب کا اطلاق آنحضرتؐ پر صحیح نہیں حضرت تھانویؒ کے بیان کا خلاصہ	میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا خدا انھیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں

علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو اُن سے پوچھے گئے تھے پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ شرک

دلیل ولا الیٰ درکه وسیلة وسبیل فعلیٰ هذا قال الله تعالیٰ قل لا یعلم
من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا الله ولو کنت اعلم الغیب وغیر ذلک
من الاٰیات ولو جوز ذلک بتاویل یلزم ان یجوز اطلاق الخالق والرازق
والمالک والمعبود وغیرها من صفات الله تعالیٰ المختصة بذاته تعالیٰ
وتقدس علی المخلوق بذلک التاویل وایضاً یلزم علیه ان یصح نفی اطلاق
لفظ عالم الغیب عن الله تعالیٰ بالتاویل الاٰخر فانه تعالیٰ لیس
عالم الغیب بالواسطة والعرض فهل یاذن فی نفیه عاقل متدین
حاشا وکلا ثم لو صح هٰذا الاطلاق علی ذاته المقدسة صلی الله علیه
وسلم علیٰ قول السائل فنستفسر منه ماذا اراد بهٰذا الغیب هل اراد کل
واحد من افراد الغیب او بعضه ای بعض کان فان اراد بعض
الغیوب فلا اختصاص لحضرة الرسالة صلی الله علیه وسلم فان علم
بعض الغیوب وان کان قلیلا حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و

کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن میں صحابہؓ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم شریف کی حدیث میں غلام
یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب
مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے حصول کا کوئی وسیلہ وسبیل نہ ہو اسی بناء پر حق
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہہ دو نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں غیب کو مگر اللہ نیز ارشاد
ہے اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا۔ اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز سمجھا جاوے
تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق معبود مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے ساتھ خاص
ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم
الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں
ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا، پھر یہ کہ حضرت
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں
کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض

مجنون بل الجميع الحيوانات والبهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا لا يعلم الآخر ويخفى عليه فلو جوز السائل اطلاق عالم الغيب على احد لعلمه ببعض الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم يبق من كمالات النبوة لانه يشترك فيه سائرهم ولو لم يلتزم طولب بالفارق ولن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ التهانوی۔

فانظروا يرحمكم الله فی كلام الشيخ لن تجدوا ما كذب المبتدعون من اثر فحاشا ان يدعی احد من المسلمين المساوات بين علم رسول الله صلی الله عليه وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ يحكم بطريق الالزام على من يدعی جواز اطلاق علم الغيب على رسول الله صلی الله عليه وسلم لعلمه لبعض الغيوب انه يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على جميع الناس والبهائم فاين هذا عن مساوات العلم التی

غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اسکو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔

خدا تم پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤگے، حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع انسان و

یفترونها علیہ فلعنة اللہ علی الکاذبین. ونتیقن بان نعتقد مساوات علم النبی علیہ السلام مع زید وبکر وبہائم ومجانین کافر قطعی وحاشا الشیخ دام مجدہ ان یتفوہ بھذا وانہ لمن عجب العجائب.

السوال الواحد والعشرون اتقولون ان ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبح شرعا من البدعات السیئۃ المحرمۃ ام غیر ذلک.

الجواب حاشا ان یقول احد من المسلمین فضلا ان نقول نحن ان ذکر ولادتہ الشریفۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام بل وذکر غبار نعالہ وبول حمارہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبح من البدعات السیئۃ المحرمۃ فالاحوال التی لہا ادنی تعلق برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرہا من احب المندوبات واعلی المستحبات عندنا سواء کان ذکر ولادتہ الشریفۃ او ذکر بولہ

بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار، ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید وبکر وبہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

اکیسواں سوال

ذکر ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرعاً حرام ہے؟

کیا تم اس کے قائل ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ،

جواب

ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرتؐ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح وبدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے انکا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت

(صاعقۃ الرضا صفحہ ۲۰۲)

وبرازه وقیامه وقعوده ونومه ونبهته کما هو مصرح فی رسالتنا المسماة بالبراهین القاطعة فی مواضع شتی منها فی فتاوی مشائخنا رحمہم اللہ تعالٰی کما فی فتوی مولانا احمد علی المحدث السہارنفوری تلمیذ الشاہ محمد اسحٰق الدہلوی ثم المہاجر المکی بنقلہ مترجما لتکون نمونة عن الجمیع

سئل هو رحمہ اللہ تعالیٰ عن مجلس المیلاد بای طریق یجوز وبای طریق لا یجوز فاجاب بان ذکر الولادة الشریفة لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروایات صحیحة فی اوقات خالیة عن وظائف العبادات الواجبات وبکیفیات لم تکن مخالفة عن طریقة الصحابة واهل القرون الثلاثة المشہود لہا بالخیر وبالاعتقادات التی موهمة بالشرک والبدعة وبالآداب التی لم تکن مخالفة عن سیرة الصحابة التی هی مصداق قولہ علیہ السلام ما انا علیہ واصحابی

شریفہ ہو یا آپ کے بول وبراز نشست برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتوای میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی سہارنپوری کا فتوای عربی میں ترجمہ کرکے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ استفتاء:۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طرح سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز۔

ذکر ولادت کی فضیلت میں مولانا احمد علی سہارنپوری کا فتوای

فتوی:۔ تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں سے جو

وفی مجالس خالیة عن المنکرات الشرعیة موجب للخیر والبرکة بشرطان ان یکون مقرونا بصدق النیة والاخلاص واعتقاد کونه داخلا فی جملة الاذکار الحسنة المندوبة غیر مقید بوقت الاوقات فاذا کان کذلک لا نعلم احدا من المسلمین ان یحکم علیه بکونه غیر مشروع او بدعة الیٰ آخر الفتویٰ۔

فعلم من هذا انا لا ننکر ذکر ولادته الشریفة بل ننکر علی الامور المنکرة التی انضمت معها کما شفتموها فی المجالس المولودیة التی فی الهند من ذکر الروایات الواهیات الموضوعة واختلاط الرجال والنساء والاسراف فی ایقاد الشموع والتزیینات واعتقاد کونه واجبا بالطعن والسب والتکفیر علی من لم یحضر معهم مجلسهم وغیرها من المنکرات الشرعیة التی لا یکاد

جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔الخ

مجالس مروجہ مولود کی قباحتیں اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ذکر ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہو اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی

یوجد خالیا منہا فلو خلا من المنکرات حاشا ان نقول ان ذکر الولادة الشریفۃ منکر و بدعۃ و کیف یظن بمسلم ھذا القول الشنیع فھذا القول علینا ایضا من افتراءات الملاحدة الدجالین الکذابین خذلھم اللہ تعالیٰ و لعنھم برا و بحرا سھلا و جبلا :-

السؤال الثانی والعشرون ھل ذکرتم فی رسالۃ ما ان ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم کجنم اسٹمی کنھیا ام لا :-

الجواب ھذا ایضا من افتراءات الدجالۃ المبتدعین علینا وعلی اکابرنا و قد بینا سابقا ان ذکرہ علیہ السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات فکیف یظن بمسلم ان یقول معاذ اللہ ان ذکر الولادة الشریفۃ مشابہ بفعل الکفار

کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔

پس اگر مجلسِ مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا ان کو رسوا کرے اور ملعون کرے خشکی و تری نرم و سخت زمین میں۔

بائیسواں سوال

ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل کنہیا کے جنم اسٹمی سے ؟ | کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اسٹمی کی طرح ہے یا نہیں ؟

جواب

افترا و بہتان کی قبیح ترین صورت | یہ بھی مبتدعین دجالوں کا بہتان ہے، جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے پس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ

وانما اخترعوا هذه الفرية عن عبارة مولانا الگنگوهی قدس الله سره العزیز التی نقلناها فی البراهین علی صحیفة (۱۴۱) وحاشا الشیخ ان یتکلم ومراده بعید بمراحل عما نسبوا الیه کما سیظهر عن ماذکره وهی تنادی باعلی نداء ان من نسب الیه ماذکروه کذاب مفتر وحاصل ماذکره الشیخ رحمه الله تعالیٰ فی مبحث القیام عند ذکر الولادة الشریفة ان من اعتقد قدوم روحه الشریفة من عالم الارواح الی عالم الشهادة وتیقن بنفس الولادة للنیفة فی المجلس المولودیة فعامل ما کان واجبا فی ساعة الولادة الماضیة الحقیقیة فهو مخطئ متشبه بالمجوس فی اعتقادهم تولد مولودهم للعروف (بکنهیا) کل سنة ومعاملتهم فی ذلک الیوم ماعومل به وقت ولادة الحقیقیة او متشبه بروافض الهند فی معاملتهم لسیدنا الحسین و

کی اس عبارت سے کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات بات فرمادیں آپ کی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہوجائے گا اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کی عبارت کا خلاصہ مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے:

"کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پرفتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقع ولادت کی گذشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کے وقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسینؓ اور انکے تابعین شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کیساتھ برتاؤ میں کیونکہ

اتباعہ من شہداء کربلاء رضی اللہ عنہم اجمعین حیث یاتون
بحکایۃ جمیع ما فعل معہم فی کربلاء یوم عاشوراء قولاً وفعلاً
فیبنون النعش والکفن والقبور ویدفنون فیہا ویظہرون اعلام
الحرب والقتال ویصبغون الثیاب بالدماء وینوحون علیہا وامثال
ذلک من الخرافات کما لا یخفی علی من شاہد احوالہم فی ہذہ
الدیار ونص عبارتہ المعتبرۃ ہکذا ‘‘ وما توجیہہ (ای القیام) بقدوم
روحہ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الارواح الی عالم الشہادۃ
فیقومون تعظیما لہ فہذا ایضا من حماقاتہم لان ہذا الوجہ
یقتضی القیام عند تحقق نفس الولادۃ الشریفۃ ومتی تتکرر
الولادۃ فی ہذہ الایام فہذہ الاعادۃ للولادۃ الشریفۃ مماثلۃ
لفعل مجوس الہند حیث یاتون بعین حکایۃ ولادۃ معبودہم
(کنہیا) او مماثلۃ للروافض الذین ینقلون شہادۃ اہل البیت

روافض بھی ساری ان باتوں کی نقل اتارتے ہیں جو قولاً وفعلاً عاشورہ کے دن میدانِ کربلا
میں ان حضرات کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں.
جنگ وقتال کے جھنڈے چڑھاتے کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر نوحے کرتے ہیں
اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں انکی حالت
دیکھی ہے، مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے ’’ قیام کی یہ وجہ بیان کرنا کہ روح شریف
عالمِ ارواح سے عالمِ شہادت کی جانب تشریف لاتی ہے پس حاضرینِ مجلس انکی تعظیم کو کھڑے
ہوجاتے ہیں پس یہ بھی بے وقوفی ہے کیونکہ یہ وجہ نفسِ ولادت شریفہ کے وقت کھڑے ہوجانے
کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت شریفہ بار بار ہوتی ہیں پس ولادت شریفہ کا اعادہ یا ہندوں
کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں یا رافضیوں
کے مثل ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً وفعلاً تصویر کھینچتے ، پس معاذ اللہ بدعتیوں
کا یہ فعل : نفی ولادت شریفہ کی نقل بن گیا اور یہ حرکت بیشک وشبہ ملامت کے قابل اور حرمت

رضی اللہ عنہم کل سنۃ (ای فعلا و عملا) فمعاذ اللہ ما فعلھم ھذا حکایۃ للولادۃ المنیفۃ الحقیقۃ و ھذہ الحرکۃ بلا شک و شبھۃ حریۃ باللوم والحرمۃ والفسق بل فعلھم ھذا یزید علی فعل اولئک فانھم یفعلونہ فی کل عام مرۃ واحدۃ وھٰؤلاء یفعلون ھٰذہ المزخرفات الفرضیۃ متی شاؤا ولیس لھذا النظیر فی الشرع بان یفرض امر ویعامل معہ معاملۃ الحقیقۃ بل ھو محرم شرعًا اھ"۔

"فانظروا یا اولی الالباب ان حضرۃ الشیخ قدس اللہ سرہ العزیز انما انکر علی جھلاء الھند المعتقدین منھم ھٰذہ العقیدۃ الکاسدۃ الذین یقومون لمثل ھذہ الخیالات الفاسدۃ لیس فیہ تشبیہ لمجلس ذکر الولادۃ الشریفۃ بفعل المجوس والروافض حاشا اکابرنا ان یتفوھوا بمثل ذلک ولکن الظٰلمین علی اھل

وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں اور شریعت میں اسکی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعًا حرام ہے الخ۔

پس اے صاحبان عقول غور فرمایئے شیخ قدس سرہ نے تو ہند کی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بناء پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں، ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افتراء کرتے، اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

الحق یفترون و بایات اللہ یجحدون۔

السؤال الثالث والعشرون هل قال الشیخ الاجل علامۃ الزمان المولوی رشید احمد الگنگوہی بفعلیۃ کذب الباری تعالیٰ وعدم تضلیل قائل ذلک ام ھذا من الافتراءات علیہ و علی التقدیر الثانی کیف الجواب عما یقولہ البریلوی انہ یضع عندہ تمثال فتوی الشیخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل علی ذلک:۔

الجواب الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الاوحد الابجل علامۃ زمانہ فرید عصرہ و اوانہ مولٰنا رشید احمد گنگوہی من انہ کان قائلاً بفعلیۃ الکذب من الباری تعالیٰ شانہ و عدم تضلیل من تفوہ بذلک فمکذوب علیہ رحمہ اللہ تعالیٰ و ھو من الاکاذیب التی افتراھا الابالستۃ الدجالون الکذابون قاتلھم

تیئیسواں سوال

بالفعل کذب باری کے متعلق حضرت گنگوہی کا فتوی

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ ان پر بہتان ہے اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

جواب

بالفعل کذب باری کے متعلق حضرت گنگوہی کا اصل فتوی

علامہ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف جن مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انھیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں جناب مولانا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور انکی تکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے جو

اللہ انی یؤفکون وجنابہ بری من تلک الزندقۃ والالحاد ویکذبہم
فتوی الشیخ قدس سرہ التی طبعت وشاعت فی المجلد الاول من
فتاواہ الموسومۃ بالفتاوی الرشیدیۃ علی صفحہ (۱۱۹) منہا وھی
عربیۃ مصححۃ مختومۃ بختام علماء مکۃ المکرمۃ وصورۃ سوالہ
ھکذا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ماقولکم
دام فضلکم فی ان اللہ تعالیٰ ھل یتصف بصفۃ الکذب ام لا ومن
یعتقد انہ یکذب کیف حکمہ افتونا ماجورین:-

الجواب ان اللہ تعالیٰ منزہ من ان یتصف بصفۃ الکذب
ولیست فی کلامہ شائبۃ الکذب ابدا کما قال اللہ تعالیٰ
ومن اصدق من اللہ قیلاً ومن یعتقد ویتفوہ بان اللہ تعالیٰ

جلد اول فتاوی رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہوکر شائع ہوچکا ہے تحریر اسکی عربی
میں ہے جس پر تصحیح ومواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں،

سوال کی صورت یہ ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ
تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہوسکتا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا
جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے فتوی دو اجر ملے گا۔

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو اسکے
کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اور اللہ سے زیادہ
سچا کون ہے اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے

یکذب فهو کافر ملعون قطعا ومخالف للکتاب والسنة واجماع الامة نعم اعتقاد اھل الایمان ان ما قال اللہ تعالیٰ فی القران فی فرعون وھامان وابی لھب انھم جھنمیون فھو حکم قطعی لایفعل خلافہ ابدا لکنہ تعالیٰ قادر علی ان یدخل الجنة ولیس بعاجز عن ذلک ولا یفعل ھذا مع اختیارہ قال اللہ تعالیٰ ولوشئنا لاٰتینا کل نفس ھداھا ولکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنة والناس اجمعین فتبین من ھذہ الایة انہ تعالیٰ لوشاء لجعلھم کلھم مؤمنین ولکنہ لایخالف ما قال وکل ذلک بالاختیار لا بالاضطرار وھو فاعل مختار فعال لما یرید. ھذہ عقیدة جمیع علماء الامة کما قال البیضاوی تحت تفسیر قولہ تعالیٰ ان تغفرلھم الخ وعدم غفران الشرک مقتضی

وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب وسنت واجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون وہامان وابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کرے گا لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے عاجز نہیں ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دیدیتے لیکن میرا قول ثابت ہوچکا کہ ضرور دوزخ بھروں گا جن والنس دونوں سے، پس اس آیت سے ظاہر ہوگیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے بمجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علمائے امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باری تعالیٰ دان تغفرلھم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضیٰ ہے پس اس میں لذاتہ امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الوعید فلا امتناع فیہ لذاتہ واللہ اعلم بالصواب کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوھی عفی عنہ۔

خلاصۃ تصحیح علماء مکۃ المکرمۃ زاد اللہ شرفہا الحمد لمن ھو بہ حقیق ومنہ استمد العون والتوفیق ما اجاب بہ العلامۃ رشید احمد المذکور ھو الحق الذی لا محیص منہ وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ خادم الشریعۃ راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا کان اللہ لہما

محمد صالح بن المرحوم صدیق کمال

رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ وجمیع المسلمین

محمد سعید بن محمد بابصیل

الراجی العفو من واھب العطیۃ محمد عابد بن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ مصلیا

حضرت گنگوہی کے فتوی پر علماء حجاز کی تصدیق

مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے، حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار ہے، علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالحق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن محمد بابصیل نے حق تعالے ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے،

امیدوار عفو از واھب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ، درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہے اور اس پر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں، لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔

وسلما هذا و ما اجاب العلامة رشید احمد فیه الکفایة و علیه المحمول بل هو الحق الذی لا محیص عنه رقمه الحقیر خلف بن ابراهیم خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة

والجواب عما یقول البریلوی انه یضع عنده تمثال فتوی الشیخ الموحوم بفوتوگراف المشتمل علی ما ذکر هو انه من مختلقاته اختلقها و وضعها عنده افتراء علی الشیخ قدس سره و مثل هذه الاکاذیب والاختلاقات هین علیه فانه استاذ الاساتذة فیها و کلهم عیال علیه فی زمانه فانه محروف ملبس و دجال مکار ربما یصور الامهار ولیس بادنی من المسیح القادیانی فانه یدعی الرسالة ظاهرا وعلنا و هذا الیستر بالمجددیة و یکفر علماء الامة کما کفر الوهابیة اتباع محمد بن عبد الوهاب الامة خذله الله تعالی کما خذلهم :-

السوال الرابع و العشرون هل تعتقدون وقوع الکذب

جعلی فتوای ـــ دجل و افتراء کی بدترین مثال | اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا کے فتوای کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جسکو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استاذوں کا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے اکثر مہریں بنالیتا ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اس کو بھی انھیں کی طرح رسوا کرے۔

چوبیسواں سوال

امکانِ وقوعِ کذب ؟ | کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں

فی کلام من کلام المولیٰ عزوجل سبحانہ ام کیف الامر.

الجواب نحن ومشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ نتعن ونتیقن بان کل کلام صدر عن الباری عزوجل او سیصدر عنہ فھو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقتہ للواقع ولیس فی کلام من کلامہ تعالیٰ شائبۃ کذب ومظنۃ خلاف اصلا بلا شبھۃ ومن اعتقد خلاف ذالک او توھم بالکذب فی شئی من کلامہ فھو کافر ملحد زندیق لیس لہ شائبۃ من الایمان

السوال الخامس والعشرون ھل نسبتم فی تالیفکم الی بعض الاشاعرۃ القول بامکان الکذب وعلیٰ تقدیرھا فما المراد بذلک وھل عندکم نص علیٰ ھذا المذھب من المعتمدین بینوا الامر لنا علیٰ وجھہ:۔

وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے؟

جواب

اللہ کے کلام میں کذب کا وہم کرنے والا کافر زندیق ہے

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلا شبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں

پچیسواں سوال

اشاعرہ کی طرف امکانِ کذب کی نسبت؟

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکانِ کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں بتلاؤ،

الجواب الاصل فیہ انہ وقع النزاع بیننا وبین المنطقیین من اہل الہند والمبتدعۃ منہم فی مقدوریۃ خلاف ما وعد بہ الباری سبحانہ وتعالیٰ واخبرتہ وارادہ وامثالہا فقالوا ان خلاف ہٰذہ الاشیاء خارج عن القدرۃ القدیمۃ مستحیل عقلاً لا یمکن ان یکون مقدوراً لہ تعالیٰ واجب علیہما ما یطابق الوعد والخبر والارادۃ والعلم وقلنا ان امثال ہٰذہ الاشیاء مقدور قطعاً لکنہ غیر جائز الوقوع عند اہل السنۃ والجماعۃ من الاشاعرۃ والماتریدیۃ شرعاً وعقلاً وعند الماتریدیۃ وشرعاً فقط عند الاشاعرۃ فاعترضوا علینا بانہ ان امکن مقدوریۃ ہٰذہ الاشیاء لزم امکان الکذب وہو غیر مقدور قطعاً ومستحیل ذاتاً فاجبناہم باجوبۃ شتی مما ذکرہ علماء الکلام منہا لو سلم استلزام امکان

جواب

علمائے دیوبند پر امکان کذب باری کے افتراء کی حقیقت

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقی وبدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ فرمایا اس کے خلاف پر اسکو قدرت ہے یا نہیں ؟ وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اسکی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک شرعاً جائز نہ عقلاً اور شاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز ——
نہیں پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کے تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں اور ذاتاً محال ہے تو ان کو علماء کلام کے ذکر کئے ہوئے چند جواب دیئے جن میں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ وخبر

الكذب لمقدورية خلاف الوعد والاخبار وامثالهما فهو ايضا غير مستحيل بالذات بل هو مثل السفه والظلم مقدور ذاتا ممتنع عقلا وشرعا او شرعا فقط كما صرح به غير واحد من الائمة فلما رأوا هذه الاجوبة عثوا في الارض ونسبوا الينا تجويز النقص بالنسبة الى جنابه تبارك وتعالى واشاعوا هذا الكلام بين السفهاء والجهلاء تنفير للعوام وابتغاء الشهوات والشهرة بين الانام وبلغوا اسباب سموت الافتراء فوضعوا تمثالا من عندهم لفعلية الكذب بلا مخافة عن الملك العلام ولما اطلع اهل الهند على مكائدهم استنصروا بعلماء الحرمين الكرام لعلمهم بانهم غافلون عن خباثاتهم وعن حقيقة اقوال علمائنا وما مثلهم في ذلك الا كمثل المعتزلة مع اهل السنة

وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح ذاتاً مقدور ، اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہے جیساکہ بہتیرے علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عزاسمہ کی جانب نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنے کو سفہا و جہلا میں اس لغوبات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہونچی کہ اپنی طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب اہل ہند ان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انھوں نے علمائے حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات انکی خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ میں ہماری انکی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب عدل

والجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصی وعقاب المطیع عن القدرۃ القدیمة واوجبوا العدل علی ذاته تعالی فسموا انفسہم اصحاب العدل والتنزیة ونسبوا علماء اهل السنة والجماعة الی الجور والاعتساف والتشویة فکما ان قدماء اهل السنة والجماعة لم یبالوا بجہالاتہم ولم یجوزوا العجز بالنسبة الیه سبحانه وتعالی فی الظلم المذکور وعمموا القدرۃ القدیمة مع ازالة النقائص عن ذاته الکاملة الشریفة و واتمام التنزیة والتقدیس لجنابه العالی قائلین ان ظنکم المنقصة فی جواز مقدوریة العقاب للطائع والثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة الشنیعة کذٰلک قلنا لہم ان ظنکم النقص بمقدوریة خلاف الوعد والاخبار والصدق وامثال ذٰلک مع کونه ممتنع الصدور عنه تعالی شرعًا فقط او عقلًا وشرعًا انما هو من بلاء الفلسفة

وتنزیہ رکھا اور علماء اہل سنت والجماعت نے انکی جہالتوں کی پرواہ نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرتِ قدیمہ کو عام کہہ کر ذاتِ کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدس وتنزیہ کو یوں کہہ کر ثابت کیا کہ نیکوکار کے لئے عذاب اور بدکار کے لئے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حماقت ہے اسی طرح ہم نے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ وخبر وصدق وعدہ کے خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعًا وعقلًا دونوں طرح وقوع ممتنع ہے، نقص کا گمان کرنا تمھاری جہالت کا ثمرہ اور منطق وفلسفہ کی بلا ہے پس بدعتیوں نے تنزیہ کے لئے جو کچھ کیا حق تعالےٰ کی عام وکامل قدرت کا اس میں لحاظ رکھا اور ہمارے سلف اہل السنۃ والجماعت نے دونوں امر ملحوظ رکھے حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تام یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو ہم نے براہین میں بیان کیا ہے ۔

والمنطق وجهلكم الوخيم فهم فعلوا ما فعلوا لاجل التنزيه لكنهم لم يقدروا على كمال القدرة وتعميمها وأما اسلافنا اهل السنة والجماعة فجمعوا بين الامرين من تعميم القدرة وتتميم التنزية للواجب سبحانه وتعالىٰ وهذا الذی ذكرناه فی البراهين مختصراً وهاكم بعض النصوص عليه من الكتاب المعتبرة فی المذهب.

(١) قال فی شرح المواقف اوجب جميع المعتزلة والخوارج عقاب صاحب الكبيرة اذا مات بلا توبة ولم يجوزوا ان يعفوا الله عنه بوجهين الاول انه تعالىٰ اوعد بالعقاب على الكبائر واخبر اى بالعقاب عليها فلو لم يعاقب على الكبيرة وعفا لزم الخلف فی وعيده والكذب فی خبره وانه محال والجواب غايته وقوع العقاب فاين وجوب العقاب الذی كلامنا فيه اذ لا شبهة فی ان عدم الوجوب مع الوقوع لا يستلزم خلفا ولا كذبا لا يقال انه يستلزم جوازهما وهو ايضا محال لانا نقول استحالته ممنوعة كيف وهما

علمائے دیوبند کا عقیدہ سلف صالحین اہل السنۃ والجماعت کے بالکل مطابق ہے

اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں سے بعض عبارتیں پیش خدمت ہیں

(١) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب کو جب کہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اسکی دو وجہ بیان کی ہیں اوّل یہ کہ حق تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ محال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز لازم آئیگا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اس کا

من الممکنات التی تشتملہما قدرتہ تعالیٰ اھ

(۲) وفی شرح المقاصد للعلامۃ التفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ فی خاتمۃ بحث القدرۃ المنکرون لشمول قدرتہ طوائف منہم النظام واتباعہ القائلون بانہ لا یقدر علی الجہل والکذب والظلم وسائر القبائح اذ لو کان خلقہا مقدورا لہ لجاز صدورہ عنہ واللازم باطل لافضائہ الی السفہ ان کان عالما بقبح ذلک وباستغنائہ عنہ والی الجہل ان لم یکن عالما۔ والجواب لا نسلم قبح الشیٔ بالنسبۃ الیہ کیف وہو تصرف فی ملکہ ولو سلم فالقدرۃ لا تنافی امتناع صدورہ نظرا الی وجود الصارف وعدم الداعی وان کان ممکنا اھ ملخصہ:۔

(۳) قال فی المسایرۃ وشرحہ المسامرۃ العلامۃ المحقق کمال بن الہمام الحنفی وتلمیذہ ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی رحمہما اللہ تعالیٰ مانصہ ثم قال ای صاحب العمدۃ ولا یوصف

محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہوسکتا ہے جب کہ خلف اور کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جنکو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے۔

(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اسکے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب وظلم ونیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اسکی قدرت میں داخل ہو تو ان کا حق تعالےٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئے گا اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کیجانب نسبت کرکے کسی شئی کا قبح ہم تسلیم نہیں کرتے اسلئے کہ اپنے ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہوسکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبح کی یہی نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے منافی نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونیکے سبب اس کا

اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب لان المحال لا یدخل
تحت القدرۃ ای لا یصح متعلقا لہا وعند المعتزلۃ یقدر تعالیٰ
علی کل ذلک ولا یفعل انتہی کلام صاحب العمدۃ وکانہ
انقلب علیہ ما نقلہ عن المعتزلۃ اذ لا شک ان سلب القدرۃ عما
ذکر ہو مذہب المعتزلۃ واما ثبوتہا ای القدرۃ علی ما ذکر ثم الامتناع
عن متعلقہا اختیارا فبمذہب ای فہو بمذہب الاشاعرۃ الیق
منہ بمذہب المعتزلۃ ولا یخفی ان ہذا الالیق ادخل فی التنزیۃ
ایضا اذ لا شک فی ان الامتناع عنہا ای عن المذکورات من الظلم
والسفہ والکذب من باب التنزیہات عما لا یلیق بجناب قدسہ
تعالیٰ فلیسبر بالبناء للمفعول ای یختبر العقل فی ان ای الفصلین
ابلغ فی التنزیہ عن الفحشاء اہو القدرۃ علیہ ای علی ما ذکر من
الامور الثلثۃ مع الامتناع ای امتناعہ تعالیٰ عنہ مختار الذلک

وقوع ممتنع ہو۔

(۳) مسایرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد
ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرما رہے ہیں پھر صاحب العمدہ
نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظلم وسفہ اور کذب پر قادر ہے کیونکہ ہوسکتا
ہے جب کہ خلف وکذب ان ممکنات میں داخل ہیں جنکو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق اسکے ساتھ صحیح
نہیں اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر تو ہے مگر کرے گا نہیں
صاحب العمدہ کا کلام ختم ہوگیا اب کمال الدین فرماتے ہیں کہ صاحب العمدہ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہوگیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ
سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر
باختیار خود ان کا وقوع نہ کیا جائے یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے

الامتناع او الامتناع ای امتناعه عنه لعدم القدرة علیه فیجب العول بادخل القولین فی التنزیه وهو القول الیق بمذهب الاشاعرة اھ

(۴) وفی حواشی الکلنبوی علی شرح العقائد العضدیة للمحقق الدوانی رحمهما الله تعالیٰ مانصه وبالجملة کون الکذب فی الکلام اللفظی قبیحا بمعنی صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة و لذا قال الشریف المحقق انه من جملة الممکنات وحصول العلم القطعی لعدم وقوعه فی کلامه تعالیٰ باجماع العلماء والانبیاء علیهم السلام لاینافی امکانه فی ذاته کسائر العلوم العادیة القطعیة وهولاینافی ماذکره الامام الرازی الخ

(۵) وفی تحریر الاصول لصاحب فتح القدیر الامام ابن الهمام وشرحه لابن امیر الحاج رحمهما الله تعالیٰ مانصه وحینئذ ای وحین کان مستحیلا علیه ما ادرک فیه نقص ظهر القطع باستحالة

بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم وسفہ وکذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے ہے ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار وارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اسطرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہئے، اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات وامتناع بالاختیار۔

(۴) محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اسطرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص وعیب ہے، اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جب کہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس

اتصافہ ای اللہ تعالیٰ بالکذب ونحوہ تعالیٰ عن ذلک وایضا لو لم یمتنع
اتصاف فعلہ بالقبیح یرتفع الامان عن صدق وعدہ وصدق خبر
غیرہ ای الوعد منہ تعالیٰ وصدق النبوۃ ای لم یجزم بصدقہ
اصلا وعند الاشاعرۃ کسائر الخلق القطع بعدم اتصافہ تعالیٰ
بشئ من القبائح دون الاستحالۃ العقلیۃ کسائر العلوم التی
یقطع فیہا بان الواقع احد النقیضین مع عدم استحالۃ الاخر لو قدر انہ
الواقع کالقطع بمکۃ وبغداد ای بوجودہما فانہ لا یحیل عدمہما عقلا
وحینئذ ای وحین کان الامر علی ھذا لا یلزم ارتفاع الامان

طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے
تو کذب کے ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود
امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ

(۵) صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں
اس طرح منصوص ہے اور اب یعنی جب کہ یہ افعال حق تعالےٰ پر محال ہوئے جن میں نقص
پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقیناً محال ہے
نیز اگر فعل باری کا قبیح کے ساتھ اتصاف محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ
رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح
کے ساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں
چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال
ذاتی نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال
ہے کہ موجود نہ ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے سبب اعتماد
کا اٹھنا لازم نہ آئے گا اس لئے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم پر
یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی وامکان عقلی کا خلاف (معتزلہ
اہل السنۃ میں) ہر نقص میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی نہیں

لانہ لا یلزم من جواز الشئ عقلاً عدم الجزم بعدمہ والخلاف الجاری فی الاستحالۃ والامکان العقلی لہذا جار فی کل نقیصۃ اقدرتہ تعالیٰ علیہا مسلوبۃ ام ھی ای النقیصۃ بہا ای بقدرتہ مشمولۃ والقطع بانہ لا یفعل ای والحال القطع بعدم فعل تلک النقیصۃ الخ۔

ومثل ماذکرناہ عن مذہب الاشاعرۃ ذکرہ القاضی العضد فی شرح مختصر الاصول واصحاب الحواشی علیہ و مثلہ فی شرح المقاصد وحواشی للمقاصد للچلپی وغیرہ و کذلک صرح بہ العلامۃ القوسنجی فی شرح التجرید والقولوی وغیرھما اعرضنا عن ذکر نصوصہم مخافۃ الاطناب والسامۃ واللہ المتولی للرشاد والہدایۃ۔

(جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے یقین ہے کہ کرے گا نہیں (جیسا کہ اہل السنۃ کا قول ہے) یعنی اس نقص کے عدم فعل کا یقین ہے۔

اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشنجی نے شرح تجرید میں اور قولوی وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے تطویل کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کا متولی ہے۔
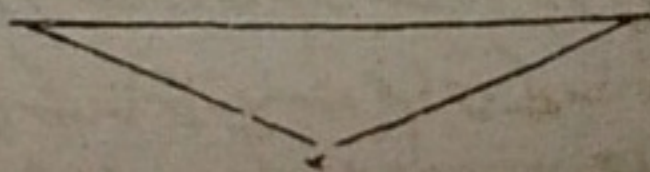
السوال السادس والعشرون[16] ما قولکم فی القادیانی الذی یدعی المسیحیة والنبوۃ فان اناسا ینسبون الیکم حبہ ومدحہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان تبینوا لنا ھذہ الامور بیانا شافیا لیتضح صدق القائلین وکذبھم ولا یبقی الریب الذی حدث فی قلوبنا من تشویشات الناس:-

الجواب جملۃ قولنا وقول مشائخنا فی القادیانی الذی یدعی النبوۃ والمسیحیۃ انا کنا فی بدء امرہ مالم یظھر لنا منہ سوء اعتقاد بل بلغنا انہ یؤید الاسلام ویبطل جمیع الادیان التی سواہ بالبراھین والدلائل نحسن الظن بہ علی ماھو اللائق للمسلم بالمسلم ونأول لبعض اقوالہ ونحملہ علی محمل حسن ثم

چھبیسواں سوال

مرزا غلام احمد قادیانی ؟ کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمھاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمھارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے مشوش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمھاری طرف سے پڑگیا ہے وہ باقی نہ رہے۔

جواب

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف علمائے دیوبند کی مساعی ، ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمانوں کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اسکے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے رہے اسکے بعد جب

انه لما ادعی النبوة والمسیحیة وانکر رفع الله تعالیٰ المسیح الی السماء وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته افتی مشائخنا رضوان الله تعالیٰ علیهم بکفره وفتوی شیخنا ومولانا رشید احمد الگنگوهی رحمه الله فی کفر القادیانی قد طبعت وشاعت یوجد کثیر منها فی ایدی الناس لم یبق فیها خفاء۔

الا انه لما کان مقصود المبتدعین تهییج سفهاء الهند وجهالهم علینا وتنفیر علماء الحرمین واهل فتیاهما وقضاتهما واشرافهما منا لانهم علموا ان العرب لا یحسنون الهندیة بل لا یبلغ لدیهم الکتب والرسائل الهندیة افتروا علینا هذه الاکاذیب فالله المستعان وعلیه التوکل وبه الاعتصام هذا والذی ذکرنا فی الجواب هو ما نعتقده وندین الله تعالیٰ به فان

اس نے نبوت ومسیحیت کا دعویٰ کیا تھا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولینا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں۔

مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلا کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء ومفتی واشراف وقاضی ورؤسا کو ہم پر متنفر بنائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل وکتابیں پہونچتی بھی نہیں اس لئے ہم پر جھوٹے افترا باندھے سو خدا ہی سے مددور کار ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اسی کا تمسک۔

حرف آخر جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین وایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح ودرست ہوں تو اس پر تصحیح لکھ کر مہر

كان في رأيكم حقاً وصواباً فاكتبوا عليه تصحيحكم وزينوه بختمكم وان كان غلطاً وباطلاً فدلونا على ما هو الحق عندكم فانا ان شاء الله لا نتجاوزه عن الحق وان عنّ لنا في قولكم شبهة نراجعكم فيها حتى يظهر الحق ولم يبق فيه خفاء وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا محمد سيد الاولين والأخرين وعلى آله وصحبه وازواجه وذرياته اجمعين ٥ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة علوم الاسلام كثير الذنوب والأثام الاحقر خليل احمد وفقه الله التزود لغد يوم الاثنين ثامن عشر من شهر شوال سنه ۱۳۲۵ھ تمت

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ الحمد لله عالم الغيب والشهادة

سے مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتایئے ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جائے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اولاد و اصحابہ و ازواج و ذریات سب پر، زبان سے کہا اور قلم سے لکھا، خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے خدا انکو توشۂ آخرت کی توفیق عطا فرمائے ۱۸/ شوال ۱۳۵۶ھ۔ تمام شد۔

علمائے ہند کی تصدیقات

[چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز و مصر و شام کی بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا اس لئے اول علمائے ہند کی تحریرات درج کی جاتی ہیں:-]

والصلوٰة والسلام علی من قال ان احسن الظن من العبادة وعلی الہ واصحابہ ھم سادۃ للامۃ وقادۃ وبعد فقد تشرفت بمطالعۃ المقالۃ التی رصفھا المولیٰ العلام مقدام علماء الانام مولانا المولوی خلیل احمد لازال فیوضہ منسجمۃ علی السھول والاکام فللّٰہ درہ ولامثل عشرۃ قد اتی بالحق الصریح وازال عن اھل الحق الظن القبیح وھو معتقدنا ومعتقد مشائخنا جمیعا لاریب فیہ فاثابہ اللہ تعالیٰ جزاء عنائہ فی ابطال وساوس الحاسد فی افترائہ فقط محمود عفی عنہ المدرس الاول فی مدرسۃ دیوبند طبع الخام للّٰہ دار المجیب اللبیب حیث اتی بتحقیقات منیعۃ وتدقیقات بدیعۃ فی کل مسئلۃ وباب ومیز القشر عن اللباب وکشف قناع الریب والبطلان

تصدیق انیق قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن صاحب مدرس اول دامت فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب وحاضر کا جاننے والا ہے اور درود وسلام اس ذات پر جس نے فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور انکی اولاد واصحاب پر جو اُمت کے سردار وپیشوا ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو مولانا العلام وپیشوائے علمائے انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں ہر نشیب وفراز پر جوان کے لئے ہے ان کی خوبی واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا عطا فرمائے جو حاسد کی افتراء پردازی کے وسوسوں کے باطل کرنے میں انھوں نے کی ہے

تحریر منیف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہوی قدس اللہ سرہ

خدا کے لئے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات وعجیب باریکیاں ہر مسئلہ اور باب

عن وجوه خرائد الحق والصواب كيف لا و المجيب المحق المحقق هو

مورد النعامه وافضاله و مقدام المحققين فی اقرانه وامثاله فالحق انه

ادامه الله تعالیٰ والقاه اصاب فی ما افاد و فی كل ما اجاب اجاد لا

یاتیه الباطل من بین يديه و لا من خلفه و هو حق صريح لا ريب

فيه فهذا هو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال و كل ذلك هو معتقدنا

ومعتقد مشائخنا وسادتنا اماتنا الله عليه وحشرنا مع عباده المخلصين

المتقين و بوانا فی جوار المقربين من النبيين والصديقين والشهداء

والصالحين آمين آمين فمن تقول علينا او على مشائخنا العظام

بعض الاقاويل فكلها فرية بلا مرية والله يهدينا و اياهم الى

صراط مستقيم و هو تعالیٰ و تقدس بكل شئ خبير و عليم و آخر

دعوٰنا ان الحمد لله رب العالمين و الصلوٰة و السلام على خير

میں بیان کی ہے اور چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے گھونگٹ حق اور صواب

کے چہروں سے کھول دیئے کیونکر نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و

افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق یہ ہے کہ خدا انکو دائم و باقی رکھے

کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آ

سکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں پس یہی حق ہے

اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا

عقیدہ ہے حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کے

ساتھ محشور فرمائے اور انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ میں

جگہ عطا فرمادے آمین آمین پس جس نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی قول

جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے اور اللہ ہم کو اور انکو راہ مستقیم دکھائے اور

وہی حق تعالیٰ ہر شے سے باخبر اور واقف ہے اور ہماری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ

کو جو رب العالمین ہے اور درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصۂ انبیاء سیدنا و مولٰنا محمد اور

خلقه وصفوة انبیائه سیدنا ومولنا محمد وآله وصحبه اجمعین
وانا العبد الضعیف النحیف خادم الطلبة احقر الزمن احمد
حسن الحسینی نسبا والامروهی المولد اوموطنا والچشتی الصابری
والنقشبندی المجددی طریقة ومشربا والحنفی الماتریدی مسلکا
ومذهبا (طبع الخاتم)

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله حق حمده والصلوٰة
والسلام الاتمان الاکملان علی من لا نبی من بعده امابعد
فیقول العبد المفتقر الی رحمة الرحیم المنان عزیز الرحمن
عفا الله عنه المفتی والمدرس فی المدرسة العالیة الواقعة فی
دیوبند ان ما نمقه العلامة المقدام البحر القمقام المحدث
الفقیه المتکلم النبیه الرحلة الامام قدوة الانام جامع الشریعة

ان کے آل واصحاب پر اور سب پر،
میں ہوں بندہ ضعیف خادم الطلبہ احقر الزمن احمد حسن حسینی نسباً امروہی مولداً
وموطناً چشتی صابری نقش بندی مجددی طریقہ ومشرباً حنفی ماتریدی مسلکاً ومذہباً
(مہر)

تحریر شریف عمدۃ الفقہا واسوۃ الاصفیا حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

جملہ تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود وسلام تمام وکامل اس ذات پر جن کے بعد
کوئی نبی نہیں، اما بعد بندۂ رحیم ومنان کی رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمٰن عفا اللہ عنہٗ
مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند جو کچھ تحریر فرمایا علامہ پیشوا، دریائے مواج محدث
فقیہ متکلم عاقل مرجع امام مقتدائے خلق جامع شریعت وطریقت واقف
اسرار حقیقت کہ کھڑے ہوئے حق ظاہر کی مدد کے لئے اور اکھاڑ پھینکی شرک و

والطریقة واقف رموز الحقیقة من قام لنصرة الحق المبین وقمع
اساس الشرک والاحداث فی الدین المؤید من اللہ الاحد الصمد
مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد المدرس الاول فی مدرسة
مظاہر علوم الواقعة فی السہارنفور حفظہما اللہ من الشرور
فی تحقیق المسائل ھو الحق عندی ومعتقدی ومشائخی فجاناہ
اللہ احسن الجزاء یوم القیام ورحم اللہ من احسن الظن
بالسادات العظام واللہ تعالیٰ ولی التوفیق وبالحمد اولاً واٰخراً
حقیق وھو حسبی ونعم الوکیل

کتبہ العبد عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی

● نقربہ ونعتقدہ ونکل امر المفترین الی اللہ وانا اشرف علی
التھانوی الحنفی الجشتی ختم اللہ تعالیٰ لہ بالخیر۔

بدعت کی بنیاد مؤید من اللہ الاحد الصمد مولینا الحاج حافظ خلیل احمد مدرس اول مدرسہ
مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے محفوظ رکھے) مسائل کی تحقیق
میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے پس
اللہ انکو عمدہ جزا دے قیامت کے دن اور اللہ رحم فرمائے اس شخص پر جو سرداران
بزرگ کی جانب اچھا گمان رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اول وآخر حمد
کا مستحق ہے اور وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اسکو بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی نے لکھا

کلمات بابرکات طبیب الملۃ حکیم الامۃ حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب دام فیوضہم

میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افتراء کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے
حوالے کرتا ہوں میں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی اللہ خاتمہ بخیر فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء وسند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب جمت مکارمہم

ما الذی کتب فی هذه الرسالة حق صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح وهو معتقدی ومعتقد مشائخی رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین احیانا الله بها واماتنا علیها وانا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی عنه الرائپوری الخادم لحضرة مولانا الشیخ رشید احمد گنگوهی قدس سره العزیز

ما الحمد لله المتوحد فی جلال ذاته المتنزه عن شوائب النقص وسماته والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد نبیه ورسوله وعلی اٰله وصحبه اجمعین وبعد فهذا القول الذی نطق به الشیخ الاجل الامجد الفرد الاکمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظله الظلیل علی رؤس المسترشدین وابقاه الله تعالیٰ لاحیاء الشریعة والطریقة والدین هو الحق عندنا

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو اسی پر اللہ ہم کو جلائے اور اسی پر موت دے۔ میں ہوں بندہ ضعیف عبدالرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز۔

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت محاسنہم

سب تعریفیں اللہ کے لئے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامات سے اور درود وسلام سیدنا محمد پر جو اس کے نبی و رسول ہیں اور انکی سب اولاد و اصحاب پر اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ واجل امجد اور فرد اکمل واوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے خدا انکو شریعت طریقت اور دین کے زندہ کرنے کے لئے قائم رکھے حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین کا

ومعتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم القیامۃ وانا العبد الضعیف النحیف محمد حسن عفا اللہ عنہ الدیوبندی۔

● ——— ھذا ھو الحق والصواب

قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس مدرسہ مرادآباد

● الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وبعد فما کتبہ الشیخ الامام الحبر الھمام فی جواب السوالات المذکورۃ ھو الحق والصواب والمطابق لما نطق بہ السنۃ والکتاب وھو الذی نتدین للہ تعالیٰ وبہ وھو معتقدنا ومعتقد جمیع مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ فرحم اللہ من نظرھا بعین الانصاف و اذعن للحق وانقاد للصدق۔

میں ہوں بندہ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی۔

تحریر شریف جامع الکمال صادق الاحوال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک فی احوالہ

یہی ہے حق اور صواب

قدرت اللہ غفرلہ والوالدیہ مدرس مدرسہ مرادآباد

تحریر منیف صاحب الرائی الصاحب ذوالفہم الثاقب حضرت مولٰنا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب دامت فیوضہم

سب تعریفیں اللہ یکتا کے لئے اور درود وسلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا سردار نے سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور صواب ہے اور اسکے مطابق ہے جو سنت وکتاب کہہ رہی ہے اور ہم اسکو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لئے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا پس اللہ رحم فرماے اس پر جو بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو۔

وانا العبد الضعیف حبیب الرحمٰن الدیوبندی۔

ما کتبہ العلامۃ وحید العصر ھو الحق والصواب احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم الدیوبندی ناظم المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ۔

الحمد للہ الذی قصرت عن وصف کمالہ السنۃ بلغاء الانام وضعفت عن الوصول الی ساحتہ جلالہ اجنحۃ العقول والافہام والصلوٰۃ والسلام علی افضل الرسل سیدنا محمد ن الہادی الی دار السلام وعلیٰ الہ واصحابہ البررۃ الکرام۔ امابعد فالقول الذی نطق بہ فی جواب السوالات المذکورۃ اکمل کملاء الزمان واعلم علماء الدوران وقدوۃ جماعۃ السالکین وزبدۃ مجامع المتقین مولانا الحافظ الحاج خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ قول حق وکلام صادق وھو معتقدنا ومعتقد جمیع مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین قد وانا العبد الضعیف غلام رسول عفا اللہ عنہ القوی

المدرس فی المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

حبیب الرحمٰن دیوبندی

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب اناء اللہ برہانہ

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔ احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر شریف حاوی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب ظلہ

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے فصحاء کی زبانیں قاصر اور اسکی عظمت کے میدان تک پہونچنے سے عقول وافہام کے بازو عاجز ہیں اور درود وسلام افضل رسل سیدنا محمد پر اور ان کے آل واصحاب پر نیکو کاران بزرگان پر امابعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کاملین زمانہ میں اکمل اور علماء وقت میں اعلم اور گروہ سالکین کے مقتدا اور جماعت اتقیائے متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب

حامداً ومصلیاً ومسلماً وبعد فہذہ الاجوبۃ التی حررھا رافع الرایۃ العلم والھدایۃ خافض رایات الجھل والضلالۃ سید ارباب الطریقۃ مسند اصحاب الحقیقۃ زبدۃ الفقہاء والمفسرین قدوۃ المتکلمین والمحدثین الشیخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج مولانا خلیل احمد لازالت فیضانہ علی المسلمین والمسترشدین الی ابد حقیق بان یعتمد علیہا کلہا ویدین اللہ تعالیٰ بہا جلہا وھو معتقدنا ومعتقد مشائخنا وانا عبدہ الارذل محمد بن افضل المدعو بالسہول عفی عنہ مدرس المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیہ۔

الحمد للہ الذی علم آدم الاسماء کلہا واعطی صوادح النعوت والصفات واکلہا وافاض علینا النعم الشوامخ قبل الاستحقاق

صاحب نے فرمائی ہے قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

میں ہوں بندہ ضعیف غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لازال مجدہ

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد، یہ جوابات جنکو علم وہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنے والے اور جہل وگمراہی کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے سردار اور اصحاب حقیقت کے مسند خلاصہ فقہاء ومفسرین مقتدائے متکلمین ومحدثین شیخ اجل اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جائے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں ہوں بندہ ارذل محمد بن افضل یعنی سہول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر لطیف عالم نحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب طاب اللہ ثراہ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آدم کو تمام نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق

وهدانا الصراط السوی مع تفرق السُبُل والشقاق ونصلی ونسلم
علی محمد عبدہ ورسولہ الذی ارسل والحق خاملۃ اعوانہ خاویۃ
ارکانہ والباطل عالیۃ نیرانہ غالیۃ اثمانہ داعیاً الی اللہ من
کان کفر وامر بالمعروف ونہی عن غیرہ وزجرہ وعلی الہ البررۃ
الکرام واصحاب الکملۃ العظام + الشافعین المشفعین فی المحشر
+ امابعد فالاجوبۃ التی حررھا ربیع ریاض الطریقۃ و برکۃ ھذہ
الخلیفۃ + محی معالم الطریق بعد دروسہا ومجدد مراسم المعارف
عنب افوال اقمارھا وشموسہا الذی تفجرت ینابیع الحکم
علی لسانہ + وفاضت عیون المعارف من خلال جنابہ + وانبثت
اشعۃ انوارہ فی القلوب + وبعثت سرایا اسوارہ الی کل طالب
ومطلوب + وسطعت شموس معارفہ + وزکت اعراس عوارفہ
+ لازال الزھد شعارہ + والورع وقارہ + والذکر انیسہ والفکر

سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف و متفرق راستوں میں اور ہم درود وسلام
بھیجتے ہیں اس کے بندہ اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایسے وقت رسول بنے کہ حق
کے مددگار سست اور ارکان اور معتمل ہو چکے تھے اور باطل کے شعلے بلند اور قیمت
بڑھ گئی تھی آپ نے بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو اور بھلے کام کی تاکید فرمائی
اور منع کیا بُرے کام سے اور روکا اور آپ کی اولاد نیکو کار و مکرم اور صحابہ کاملین ،
باعظمت پر ، جو محشر میں سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہو گی (امابعد) جوابات
جنکو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو باغہائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک
ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں
کے مراسم کی تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب غروب ہوجانے کے بعد
کہ جاری ہیں حکمتوں کے چشمے ان کے وسیط قلب سے اور پھیل رہی ہیں ان کے انوار
کی شعاعیں دلوں میں اور پہونچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر طالب و مطلوب

جلیسہ مولانا العلام واستاذنا الفہام الشیخ الازھد الھمام الامجد الحافظ الحاج المعروف بخلیل احمد صدر المدرسین فی مدرسۃ مظاہر علوم الواقعۃ فی السہارنفور حریۃ بان یعتقدھا اہل الحق والیقین وومقۃ بان سلمہا العلماء الراسخون فی الدین المتین وھذہ عقائدنا وعقائد مشائخنا ونحن نرجو من اللہ ان یحیینا ویمیتنا علیہا ویدخلنا فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام وھو نعم المولیٰ ونعم المعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ وفخر رسلہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفاعنہ الاحد البجنوری المدرس فی المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ اقامہا اللہ الی یوم القیمۃ

دمک اور چمک رہے ہیں ان کی معرفتوں کے آفتاب اور اُگے ہوئے ہیں انکی معرفتوں کے درخت سدا ہے زہد ان کا طریقہ اور تقویٰ ان کا لباس اور یادِ حق انکی مونس اور فکرِ حق ان کا ہمنشیں مولانا العلام اور ہمارے استاذ فہیم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ حاجی یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور رہ یہ سارے جوابات اس لائق ہیں، کہ اہل حق انکو عقیدہ بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء انکو تسلیم کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں۔ اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انھیں پر جلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرماوے جنت میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور یہی بہتر کارساز اور بہتر مددگار ہے اور آخری دعا ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کو اور درود و سلام بہترین مخلوق و فخر پیغمبراں پر اور انکی ساری اولاد و اصحاب پر،

راقم آثم محمد عبد الصمد عفاعنہ الاحد، بجنوری مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، خدا اسکو تاقیامت دائم قائم رکھے،

لله در المجیب المحقق المصیب صدقت بما فیه بلا شک مریب الاحقر محمد اسحٰق النہتوری ثم الدہلوی۔

■ اصاب من اجاب محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

■ رایة الاجوبة کلھا فوجدتہا حقة صریحة لا یحوم حول سرادقاتہا شک ولا ریب + وھو معتقدی ومعتقد مشائخی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

وانا العبد الضعیف الراجی رحمة مولاہ المدعو بکفایت اللہ الشاہجہانپوری الحنفی المدرس فی المدرسة الامینیة الدہلویة۔

■ الجواب صحیح العبد محمد قاسم عفی عنہ المدرس فی المدرسة الامینیة الدہلویة۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعة البیضا و بدر السماء لطریقة الغراء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحب نہتوری سقاہ اللہ بالرحیق المختوم

اللہ کے لئے ہے خوبی حق و صواب جوابات دینے والے کی جو کچھ اس میں ہے بلا شک و ریب میں تصدیق کرتا ہوں احقر محمد اسحاق نہتوری ثم الدہلوی۔

تحریر منیف ذروة سنام الدین وعروة الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

مجیب نے درست بیان کیا محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب عمت فیوضہم

یہ تمام جواب دیکھے پس سبکو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے اردگرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے شیخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ لور شاہجہانپوری حنفی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العمیم

مجیب نے درست بیان کیا بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی،

الحمد لله الذی هدانا للاسلام وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله والصلوٰة والسلام علیٰ خیر البریة سیدنا محمد وآله الیٰ یوم تلاه وبعد فانی تشرفت بمطالعة المقالة الشریفة التی نمقها الامام الہمام الاجبل الاکمل الاوحد سیدنا ومولانا الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد ادامه الله لاساس الشرک فی الاسلام قالعا وقامعا ولابنیة البدع فی الدین هادما وقالعا فی اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب والحق عندی بلا ارتیاب هذا هو معتقدی ومعتقد مشائخی نقر به لسانا ونعتقده جنانا فلله در المجیب الاریب البحر القمقام والحبر الفہام رحمه الله دره قد اصاب فیما اجاب واجاد فیما افاد متعنا الله بطول حیاته وبقائه وجزاه الله عنی وعن سائر اهل الحق خیرا جزاء عنائه

تحریر شریف جامع العلوم النقلیه والفنون العقلیه جناب مولانا المولوی محمد قاسم صاحب زید فضله العمیم

جواب صحیح ہے۔ بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر شریف ذی الفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب (مولوی فاضل کثر الله امثاله)

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پا سکتے گر اللہ ہمکو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور انکی آل پر قیامت تک میں اس مقالۂ شریفہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا، جسکو پیشوا سردار معظم کامل یکتا ہمارے سردار اور مولیٰ حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انکو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا قلع اور قمع کرنیوالا اور دینی بدعتوں کی بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنے والا رکھے یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں، اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں، یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اسکے

فی ابطال وساوس المفتری فی افترائہ۔

وانا العبد الضعیف محمد ن المدعو بعاشق الٰہی المیرٹھی عفا اللہ عنہ۔

ــه ان فی ذٰلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید۔

وانا الراجی الی اللہ الاحد محمد ن المدعو بسراج احمد المدرس فی المدرسۃ سردھنہ

ــه ماکتبہ العلامۃ فھو حق صحیح بلا ارتیاب۔ العبد الضعیف محمد اسحٰق میرٹھی المدرس فی المدرسۃ الاسلامیۃ الواقعۃ فی بلدۃ میرٹھ۔

معتقد ہیں پس اللہ کے لئے ہے خوبی مجیب عاقل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی پھر اللہ کے لئے ہے انکی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہونچایا اللہ ہم کو انکی حیات وبقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور انکو جزا دے میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزا اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی محنت کے صلہ میں

میں ہوں بندہ ضعیف محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی۔

تحریر لطیف ذو المجد الفاخر والعلم الزاخر والفہم الباہر والرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے، میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف معدن معاظم الاشفاق ومخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحٰق صاحب نصر اللہ بہمنہ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب حق صحیح ہے بندہ ضعیف محمد اسحاق میرٹھی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

• انہ لقول فصل وما ھو بالھزل۔

العبد محمد مصطفی البجنوری الطبیب الوارد فی میرٹھ۔

• العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی۔

• بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ الحمد للہ الذی تقدست ذاتہ الصمدیۃ عن ان یماثل احد فی صفاتہ المختصۃ و ان کان من الانبیاء و ترفعت قدرتہ من تطرف العقول والاراء والصلوٰۃ والسلام علی افضل من یتوسل بہ فی الدعاء من المرسلین والصدیقین والشھداء والصلحاء واکمل من یدعی من الاحیاء بعد الوصال واللقاء وعلی الہ واصحابہ

تحریر منیف طبیب لامراض الروحانیہ ومعالج الاقسام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم مصطفٰے صاحب نفعنا اللہ لوجودہ وجودہ

بے شک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں، بندہ محمد مصطفٰے بجنوری طبیب وارد حال میرٹھ۔

تحریر لطیف عین الانسان الکامل و انسان عیون الافاضل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز۔

تحریر شریف منطقہ بروج الفضائل مطرح انظار السادۃ والافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحیٰ صاحب اید اللہ بروح القدس

• بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جسکی ذات بے نیاز مقدس ہے کہ اسکی صفات خاصہ میں کوئی اس کا ہم مثل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اسکی قدرت عالی ہے عقل اور رائے کے دخل سے درود وسلام ان میں بہترین

الذین هم اشداء علی الکفار و علی المؤمنین من الرحماء + اما بعد فرایت هذہ الاجوبۃ فوجدتہا قولا حقا مطابقا للواقع + و کلاما صادقا یقبلہ القالغ و المانع + لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون علی الحق ویعرضون عن اباطیل الضالین المضلین + کیف لا وقد نمقہا من ھو محدد جہات العلوم النقلیۃ والعقلیۃ + ذروۃ سنام الصناعات العلویۃ والسلفیۃ + منطقۃ برد ج الکمال ومطرقۃ لتصریف المبتدعین من الفرق الاثنی عشریۃ وغیرھا من الانقلاب الی الاعتدال + شمس فلک الولایۃ + بدر سماء الھدایۃ + الذی اضحت ریاض العلم والھدایۃ + بسحاب فیضہ زاھرۃ و امست حیاض الجھل والغوایۃ۔ بصواعق نقمتہ غائرۃ حامل لواء السنۃ السنیۃ۔ قامع البدعۃ السیئۃ الشنیعۃ

ذوات پر جکو دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے یعنی پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور کامل تر ان میں جن کے لئے وصال و انتقال کے بعد حیات ثابت ہے اور انکی اولاد و اصحاب پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر مہربان تر ہیں اما بعد میں نے جوابات دیکھے تو انکو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام راست، جسکو ہر قالغ و مخالف قبول کرے اسمیں شک نہیں ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لئے جو حق کو مانتے اور گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں کی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو انکو لکھا ہے انھوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف کی حد بندی کرنے والے اور فنون عالی و سافل کے رفیع المرتبہ شخص ہیں بروج کمال کے منطقہ اور روافض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے اعتدال کی جانب پھیرنے کے لئے بمنزلہ گرز فلک ولایت کے آفتاب آسمان ہدایت کے ماہتاب جن کے فیض کی گھٹاؤں سے علم و ہدایت کے باغ لہلہاتے اٹھتے اور جن کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے حوض پایاب بن گئے روشن سنت کے علم بردار بدعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے ملت و دین کے رشید طالبین کے لئے فیوضات کے

رشید الملة والدین قاسم الفیوضات للمستفیضین + محمود الزمان + اشرف من جمیع الاقران + مقتدی المسلمین + مجتبی العٰلمین حضرتنا ومرشدنا ووسیلتنا ومطاعنا مولانا الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد لازالت شموس فیوضاته بازغة للمقتبسین من انوارہ + ودامت اشعة برکاته ساطعة للسالکین علیٰ خطواته و اٰثارہ + اٰمین رب العٰلمین وانا عبدہ الحقیر محمد المدعو بیحیی السہسرامی المدرس فی مدرسة مظاہر علوم سہارنفور۔

ـ الحمد للہ الذی لاحیاة الا فی رضاہ ولا نعیم الا فی قربة ولا صلاح للقلب ولا فلاح الا فی الاخلاص له وتوحید حبة والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمد عبدہ ورسوله الذی ارسله

قاسم محمود زمانہ جملہ اہل عصر میں اشرف مسلمانوں کے مقتدا، پسندیدہ عالم ہمارے حضرت ومرشد اور وسیلہ ومطاع مولانا حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب انکے فیوضات کے آفتاب صدا ان کا نور لینے والوں کے لئے چمکتے رہیں اور ان کی برکات کی شعائیں ان کے قدم بہ قدم چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں آمین یارب العالمین،

میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد یحیٰی سہسرامی مدرس مظاہر العلوم سہارنپور۔

تحریر منیف ناشر العلوم العربیة وماہر الفنون الادبیة جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب زاد اللہ علمہ ورشدہ

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لئے کہ حیات اس کی رضا و آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے اور قلب کی صلاح وبہبودی اس کے اخلاص اور یکتائے محبت پر موقوف ہے، اور درود وسلام سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کے بندہ اور رسول ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر بس اس کے ذریعہ سے سب سے بہتر راستہ اور واضح طریق دکھلایا، اور ان کی اولاد باعظمت اصحاب پر

علی حین فترة من الرسول فهدی به الی اقوم الطرق واوضح السبل وعلی آله وصحبه العظام الذین هم قادة الابرار وقدوة الکرام + وبعد فهذه نمیقة انیقة + ووجیزة وثیقة الفها عمدة ة والطریقة جهبذ الفضلاء الجامع بین الشریعة والطریقة + الواقف باسرار المعرفة والحقیقة الذی درس من المعارف والعلوم ما اندرس واحیی مراسم الملة الحنیفة الرشیدة البیضاء بعد ما کادت ان تنطمس + کہف الکملاء خاتم الاولیاء المحدث المتکلم الفقیہ النبیہ سیدی ومولائی الحافظ الحاج المولیٰ خلیل احمد لازالت شموس افاضتہ بازغة وبدور افادتہ طالعة فللّٰہ درہ ثم للّٰہ درہ حیث نطق بالصواب فی کل مآب وذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم وھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم و لاحول ولاقوة الا باللّٰہ العلی العظیم العبد الاواہ محمد المدعو بکفایت اللّٰہ جعل اللّٰہ آخرتہ خیرا من اولاہ الگنگوھی مسکنا مدرس مدرسة مظاہر علوم الواقعة فی سہارنفور۔

جو سرداران نیکوکاران و مقتدیان بزرگان ہیں یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ جسکو تالیف کیا عمدۃ العلماء سردار فضلاء جامع شریعت وطریقت واقف رموز معرفت وحقیقت نے کہ تعلیم دی معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے تھے اور جلایا چمکتی ملت حنیفیہ رشیدیہ کے مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے پناہ اہل کمال مہر اولیاء محدث متکلم فقیہ عاقل سیدی ومولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب چمکتے اور انکے افادہ کے ماہتاب نکلتے رہیں سو اللہ کے لئے ہے انکی خوبی پس اللہ کے لئے ہے انکی خوبی کہ ہر باب میں صواب کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتاہے جسکو چاہتاہے سیدھے راستہ کی، اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر باعظمت کے ہاتھ، بندہ اواہ محمد کفایت اللہ اللہ انکی آخرت دنیا سے بہتر بنائے گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

هذه خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة المكرمة زادها الله تعالى شرفا وفضلا۔

صورة ما كتبه حضرت الشيخ الاجل والفاضل الابجل امام العلماء ومقدام الفضلاء ورئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب بالمسجد الحرام لازال محفوفا بنعم الملك العلام۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة مسطورة على الاسئلة المذكورة في

یہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف وتحریر شریف ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے، تقریظ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء ومقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اور باعظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ وقطب آسمان علوم ومعرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام وخطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو، میں نے بڑے زبردست وشنایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انھوں نے لکھے ہیں غور

فی ھذہ الرسالة فرأیتھا فی غایة الصواب فی شکر اللّٰہ تعالیٰ المجیب اخی وعزیزی الاوحد الشیخ خلیل احمد ادام اللّٰہ سعدہ واجلالہ فی الدارین وکسربہ رؤس الضالین والحاسدین الی یوم الدین بجاہ سید المرسلین + امین رقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ صلل النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیة ورئیس العلماء بمکة المحمیة غفر اللّٰہ لہ ولمحبیہ وجمیع المسلمین ۔ (طبع الخاتم)

صورۃ ماکتبہ حضرۃ الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع العلوم ومخزن الفھوم محی السنة الغراء ماحی البدعة الظلماء مولینا الشیخ احمد رشید الحنفی لازال منغمسا فی بحار لطفہ الجلی والخفی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۃ الحمد للّٰہ عالم الغیب والشھادۃ

کے ساتھ دیکھے پس انکو نہایت درجہ درست پایا حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرمائے اور ان کی صلاح وجلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کے سر دل کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین ، لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف محمد بابصیل مفتی شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ انکو اور ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے ، (مہر)

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت وفاضل باعظمت چشمہ علوم وخزانۂ مفہوم روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے مولانا شیخ احمد رشید حنفی حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں سدا غوطہ زن رہیں ،

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں جو چھپے اور کھلے کا جاننے والا بڑائی اور

الکبیر المتعال والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ونبینا وحبیبنا ومرشدنا وھادینا ومولانا واولٰنا محمد وصحبہ والاٰل وبعد فقد تتبعت ھذہ الاجوبۃ المنیفۃ الشرعیۃ والمسائل اللطیفۃ المرعیۃ للعالم المفضال انسان عین الافاضل عین الانسان الکامل صفوۃ الاماثل بقیۃ الاوائل قامع الشرک ماحی البدع مبیل اھل الزیغ والضلال سیف اللہ علی رقاب المارد ۃ المبتدعۃ الضلال المحدث الوحید والفقیہ الغرید سیدی ومولائی وملاذی حضرۃ الحافظ الحاج الشیخ خلیل احمد لازال و لم یزل مؤیدا من مولانا ذی الجلال فللہ درمن فاضل وادیب و عارف اریب ومتکلم لبیب حیث تصدی لحمایۃ الشرع الشریف ووقایۃ الدین الحنیف وصیانۃ المذھب المنیف فاعلی منار الحق

علووالا ہے اور درود وسلام ہمارے سردار نبی اور محبوب ومرشد اور ہادی ومولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے صحابہؓ اولاد پر میں نے ان لطیف مسائل پرشرعیہ کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے ماہر فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ ہمعصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے مٹانے والے کجی وگمراہی والوں کو تباہ کرنے والے اور بد دین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوئے ہیں محدث یگانہ اور فقیہہ یکتا یعنی سیدی ومولائی وملاذی حضرت حافظ حاجی شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کے لئے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کی کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لئے طیار ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کردیا ہدایت کے نشان بلند کئے اس کی بنیاد مضبوط کی اس کے ستون محکم کئے اور

ودفع معالم الهدی وقوی بنیانه وشید ارکانه ووضح برهانه فما احسن بیانه وما اطلق لسانه وما افصح تبیانه * فلعمری لقد کشف الغطاء وازال العماء واحجم العداء والبسهم ثوب الهوان والردی وانار المسترشدین سبل الهدی میز الخبیث من الطیب وبین الحق والصواب ووافق السنة والکتاب واظهر العجب العجاب ان فی ذلک لذکری لاولی الالباب * ازال ریب المرتابین ودفع تلبیس الملبسین وفرق جمع المحرفین وشتت شمل المفسدین وبدد حزب الملحدین وفتت اکباد المبتدعین وکسر جند الضالین وهزم افواج المضلین واهلک اعداء الدین وخذل الغیرین المبدلین واخزی اخوان الشیاطین وابطل عمل المشرکین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین *

اسکی دلیل واضح کردی کتنا سلیس بیان اور کسقدر صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھادیا اور اندھاپن دور کردیا دشمنوں کی زبان بند کردی اور انکو ذلت وہلاکت کے کپڑے پہنا دیئے [illegible] کو اک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کیا اور بطالان ہدایت کیلیے حق کے راستے دیا اور حدیث وقرآن کی موافقت کی اور عجیب مضامین بیان فرمائے واقعی اسمیں اہل عقل کے لئے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک زائل کردیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گرہ کھولدی تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر بنادیا اور فتنہ پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعتوں کو تباہ کردیا بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیئے اور گمراہوں کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کی سپاہ کو بھگادیا دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدل کرنے والوں کو خوار کیا شیطانوں کے بھائیوں کو ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کردیئے پس ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی الله رب العلمین کا شکر ہے اور کیوں نہ ہو الله کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا ہے پس الله کے لئے الحمد لنا

وکیف لا الا ان حزب اللہ ھم الغلبون فللہ درہ ثم للہ درہ اجاب
فاجاد واصاب جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین افضل الجزاء
آمین بجاہ سید المرسلین والحمد للہ اولا وآخرا وباطنا وظاھرا
وصلی اللہ علی قرۃ اعیننا سیدنا محمد خاتم جمیع الانبیاء وآلہ
وصحبہ ومن تبعھم واھتدی بھدیھم وسلک سبیلھم واتبع
طریقھم وسار علی منھجھم الی یوم الدین آمین آمین آمین آمین
آمین لا ارضی بواحدۃ حتی اضیف الیہ الف آمینا۔ قال بفمہ
وکتبہ بقلمہ الفقیر الی ربہ التواب راجی رحمۃ اللہ الوھاب عبدہ
وعابدہ احمد رشید خاں نواب المکی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ
وتجاوز عن سیأتھم بجاہ النبی الاواب شافع المذنبین یوم الحساب
حررہ یوم الخمیس التاسع عشر من شھر ذی الحجۃ الحرام الذی
ھو من شھور السنۃ ۱۳۲۸ الثامنۃ والعشرین بعد الثلثمائۃ والالف

کی خوبی کہ جو جواب دیا درست وصحیح دیا اللہ ان کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف
سے بہتر جزا عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر قسم
کی تعریف اول وآخر اور ظاہر وباطن اور روزِ قیامت تک رحمت نازل فرمائے
حق تعالیٰ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام انبیاء کی مہر ہیں
اور ان کی اولاد وصحابہ پر اور ان پر جو ان کے تابع ہیں اور انکی روش اختیار کریں اور
انکی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں اور ان کے راستے کو مسلک بنا دیں آمین
آمین آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہوں گا یہاں تک کہ ہزار بار آمین
کہی جائے،

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش ہار ے
خدا کی رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خاں نواب مکی نے اللہ انکی اور ان کے والدین

من هجرة من له العز و الشرف عليه افضل الصلوٰة و اکمل السلام و اتم التحیة آمین۔ (طبع الخاتم)

صورة ما کتبہ حضرة امام الاتقیاء السالکین و مقدم الفضلاء العارفین جنید زمانہ و اوانہ شبلی دہرہ و زمانہ فخرہ و مرالانام منبع الفیوض للخواص و العوام جناب الشیخ محب الدین المہاجر المکی الحنفی لازال بحر جودہ زاخرا و بدر فیضہ لامعا۔

الاجوبة صحیحة

حررہ خادم الولی الکامل حضرة الشیخ امداد اللہ علیہ رحمة اللہ محب الدین مہاجر مکہ معظمة۔

کی خطاؤں سے درگذر کرے اور معاف فرماوے بجاہ شفیع گناہ گاران بیوم قیامت یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ نبوی۔

ترجمہ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص و عام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے۔

تمام جوابات صحیح ہیں۔

لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ما کتبه رئيس الاتقياء الصّٰلحين وامام الاولياء والعارفين مركز ادائرة الفنون العربية وقطب سماء العلوم العقلية جناب الشيخ محمد صديق الافغانی المکی۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الحمد لله الذی لا یغفر ان یشرک به ویغفر مادون ذٰلک لمن یشاء کما قال تعالیٰ ربکم اعلم بکم ان یشاء یرحمکم وان یشاء یعذبکم وما ارسلنٰک علیهم وکیلا والذی قال ومن کفر بالله وملٰئکته وکتبه ورسله والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلا بعیدا والصلوٰة والسلام علی من قال لا اله الا الله دخل الجنة قال ابوذر یارسول الله وان زنی وان سرق قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر لله علم الغیب

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکو کار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرۂ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب تعریفیں اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخشدے گا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمھارا رب تم کو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمکو لوگوں پر وکیل بناکر نہیں بھیجا اور فرمایا کہ جس نے کفر کیا اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو بیشک وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود وسلام اس ذات پر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابوذرؓ نے یہ سنکر عرض کیا کہ یارسول اللہ اگرچہ چوری اور زنا کرے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ زنا

والشهادة لانه من تلقاء ذاته تعالیٰ فالله متکلم من تلقاء نفسه واما رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو مخبرا لما اوحی الیه جلیا کان او خفیا کما قال الله تعالیٰ وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی الذی کتب مولانا الشیخ خلیل احمد فی هذه الرسالة فهو حق صحیح لا ریب فیه وماذا بعد الحق الا الضلال وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین وانا العبد الضعیف محمد صدیق الافغانی المهاجر

کرے اگرچہ چوری کرے ابوذر کو ناگوار ہو تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب و حاضر کا کیونکہ علم اسکا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد تو بس وحی ہے جو انکی طرف بھیجی جاتی ہے جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کوئی شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ۔

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زیدشرفاً و فضلاً کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بنا بر وجہ حاصل ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زیدشرفاً و فضلاً جو تصدیقیں میسر ہوئیں انھیں پر اکتفا کیا حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالف وغیرہ میں کوئی دقیقہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم ۝ الحمد لله الذی وفق من شاء من عبادہ السادة الاتقیاء لاقامة منار الدین یقمع کل منابذ لشریعة سید المرسلین صلی الله علیه وسلم وعلی اله وصحبه وکل منتم الیه اما بعد فانی قد اطلعت بهذا التحریر وعلی جمیع ماوقع علی هذه الاسئلة الستة والعشرین من التقریر فوجدته هو الحق المبین وکیف لا وهو تقریر عضد الدین عصام الموحدین الاوان محمود تفسیره کشاف الآیات التمکین فضلة الحاج خلیل احمد لا زال علی معراج الهدایة یصعد فلیسعد آمین اللّهم آمین امر برقمه مفتی المالکیة حالا بمکة المحمیة محمد عابد بن حسین (طبع الخاتم)

تقریظ مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل الماجد حضرت مولینا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادامہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جسکو چاہا دین کا منار قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنیوالے کا قلع قمع کرے اما بعد میں اس تحریر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اسکو کھلا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنیوالا یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں آمین آمین اللّٰہم آمین حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے ۔ (مہر)

اخانہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لکھ لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے انکی نقل کر لی گئی تھی، سو ہدیہ ناظرین ہے ۔

الحمد لله علی آلائہ والصلوٰۃ والسلام علی سید انبیائہ سیدنا محمد وعلی آلہ الکرام واصحابہ السادۃ القادۃ الاعلام امابعد فیقول العبد الحقیر المالکی محمد علی بن حسین احد الائمۃ والمدرسین بالمسجد المکی انی وجدت ماحررہ العالم العلامۃ المحقق الاوحد فضلۃ الحاج الحافظ الشیخ خلیل احمد علی ھذہ الاسئلۃ الستۃ والعشرین ھو الحق الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ عند جمیع المحققین فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء ووفقنا وایاہ دائما الصالح الاعمال الحمیدۃ وحسن الثناء آمین اللّٰھم آمین کتبہ الامام المدرس بالمسجد المکی محمد علی ابن حسین المالکی۔ طبع الخاتم

تقریظ الشیخ الابجل والبحر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہان

تمام حمد اللہ کے لئے ہے اسکی نعمتوں پر اور درود وسلام سردار انبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی اولاد کرام واصحاب عظام پر امابعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اس کے آگے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور انکو ہمیشہ نیک اعمال اور حسن ثناء کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین،

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد مکی نے

مہر

وقد کتب الفاضل العلام فی اول رسالتہ المسمّٰی بتثقیف الکلام ما نصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ الحمد للہ الذی لہ الکمال المطلق فی ذاتہ وصفاتہ المنزہ عن الحدوث وسماتہ الحکیم فی افعالہ الصادق فی اقوالہ + عز ثناءہ تعالیٰ جدہ ووجب علینا شکرہ وحمدہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمدن الذی بعثہ اللہ رحمۃ للعٰلمین وجعل وجودہ نعمۃ عامۃ للاولین والاٰخرین وختم بنبوتہ ورسالتہ نبوۃ الانبیاء ورسالۃ المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ وکل من تمسک بہدیہ الیٰ یوم الدین اما بعد فقد قدم علینا بالمدینۃ المنورۃ والرحاب النبوۃ المطہرۃ جناب العلامۃ الفاضل والمحقق

ے اول امام فقہاء زمانہ رئیس محدثین وقت مرکز علوم عقلیہ منبع معارف نقلیہ قطب فلک تحقیق وتدقیق شمس سماالامانۃ والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں

خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

★ مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب تعریفیں زیبا ہیں اللہ جسکے لئے اسکی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اسکی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اسکی ثنا اور عالی ہے اسکی شان واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اسکی حمد اور درود وسلام ہمارے سردار ومولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جسکو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لئے رحمت بناکر اور ان کا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لئے عام نعمت اور ختم کیا انکی نبوت ورسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام انکی اولاد واصحاب اور تمام

الكامل احد العلماء المشهورين بالهند الشيخ خليل احمد حين
تشرف بزيارة خير الانام سيد الانام والمرسلين العظام سيدنا و
مولانا محمد عليه افضل الصلوٰة والسلام وقدم الينا رسالة مشتملة
على اجوبة اسئلة واردة اليه من بعض العلماء لكشف عن حقيقة
مذهبه ومذهب ومعتقد مشائخه الفضلاء وطلب مني ان انظر في
تلك الاجوبة بعين الانصاف ومجانبة الانحراف عن الحق وترك
الاعتساف فجمعت ما في هذه الاوراق مما ادا ه اليه نظري من
التحقيقات مقتبسا لها من مشكوٰة ائمة الدين المقتدى بهم في
التمسك بحبل الله المتين اجابة لمطلوبه وتلبية لمرغوبه وسميته كمال
التثقيف التقويم لعوج الافهام عما يجب لكلام الله القديم وسبب
تسميتي له بهذا الاسم ان الكلام على الاجوبة التي اجابها عن

ان لوگوں پر جوان کے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک، اما بعد ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانۂ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونے کے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لئے انکی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچکر اور زیادتی چھوڑ کر پس میں نے انکی خواہش کے موافق اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جنکو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اس کا نام کمال التثقیف والتقویم لعوج الافہام عما یجب للکلام

تلك الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا باحكام شتى من الفروع والاصول اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق فى كلام الله تعالىٰ النفسى واللفظى ولهذه الاهمية قدمت الله على هذا المبحث على الكلام على غيره من تلك الاجوبة بالله المستعان ومنه التوفيق وعليه التكلان۔

★ وقال فى وسط رسالته الشريفة فى اٰخر المبحث الاول ما نصه

ولبعد اطلاعك على هذا البيان الشافى وادراكه بالفهم السليم الكافى تعلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ خليل احمد فى جواب الثالث والعشرين والرابع والعشرين والخامس والعشرين كلام معروف فى كثير من الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام المتاخرين كالمواقف والمقاصد وشروح التجريد

التدقیق القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دیئے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع واصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب میں زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی ولفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسی کی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ اس کے بعد کلام نفسی ولفظی کی تحقیق اور اس میں صدق وکذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید واختلاف وغیرہ نقل کرنے (اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں)

اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اسکو سمجھ لیا تو معلوم کرے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئس وچوبیس وپچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر

والسايرة وغيرها ومحصل تلك الاجوبة التى ذكرها الشيخ خليل احمد موافقة علماء الكلام المذكورين فى مقدورية مخالفة الوعد و الوعيد والخبر الصادق لله تعالى فى الكلام اللفظى المستلزمة للامكان الذاتى فى ذلك عندهم مع الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا القدر لايوجب كفرا ولا عنادا ولا بدعة فى الدين ولا فسادا كيف و قد علمت موافقة كلام العلماء والدين ذكرناهم عليه كما رأيته فى كلام المواقف وشرحه الذى نقلناه قريبا فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا النصيحة له و لسائر علماء الهند انه ينبغى لهم عدم الخوض فى هذه المسائل الغامضة واحكامها الدقيقة التى لايفهمها الا الواحد بعد الواحد من فحول العلماء المحققين فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام

اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و مسایرہ وغیرہ کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے

کہ بس یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اسکی شرح وغیرہ کی عبارتیں جنکو ہم نے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے کہ بس ......

شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جنکو عوام تو کیا سمجھیں گے بڑے علماء سے بھی بجز ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اس کہ سبب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ

للمسلمین لانھم اذا قالوا ان مقدوریۃ مخالفۃ الوعید والخبر الالھی للہ تعالیٰ مستلزمۃ لامکان الکذب فی الکلام اللفظی المنسوب الیہ تعالیٰ بالذات لا بالوقوع واشاعوا ذٰلک بین عامۃ الناس تبادرت اذھانھم الی انھم قائلون بجواز الکذب فی کلام اللہ تعالیٰ فحینئذ یکون شان اولٰئک العامۃ مترددا بین امورین الاول ان یتلقوا ذٰلک بالقبول علی الوجہ الذی فھموہ فیقعوا فی الکفر والالحاد الثانی ان لا یتلقوہ بالقبول وینکروہ غایۃ الانکار ویشنعوا علی قائلہ غایۃ التشنیع وینسبوھم الی الکفر والالحاد وکلا الامرین فساد فی الدین عظیم فلاجل ذٰلک یجب علیھم عدم الخوض فی ھٰذہ المسائل الا عند الاضطرار الشدید مع توجیہ الخطاب الی ذی قلب یلقی السمع وھو شہید وقد وفقنا اللہ بھدایتہ وارشادہ لسلوک السبیل

کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام کی حالت ان دو امر میں متردد ہو گی کہ یا تو جس طرح انکی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اسکو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں جو صاحب دل ہو کر توجہ کا ن لگا کر سنے اور ہم کو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس

التی فیہا التخلص من الوقوع فی ھٰذہ الخطر العظیم بالوجہ الصحیح المستقیم والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

★ وقال فی اختتام رسالتہ الشریفۃ ما نصہ

واذا وصل بنا الکلام الیٰ ھٰذہ المقام فنقول قولا عاما شاملا لجمیع ھٰذہ الرسالۃ المشتملۃ علی ستۃ وعشرین جوابا التی قدمہا الینا العلامۃ الفاضل الشیخ خلیل احمد للنظر فیہا وتامّل مافیہا من الاحکام انا لم نجد فیہا قولا یوجب الکفر والابتداع ولاما ینتقد علیہ انتقادا مہما الا ھٰذہ المواضع الثلاثۃ التی ذکرناہا ولیس فیہا مایوجب الکفر والابتداع الینا کما علمت ذٰلک من کلامنا فیہا ومن المعلوم انہ لا یسلم کل عالم الف کتابا من العثرات فی بعض المواضع من کلامہ فقد ما قیل من الف فقد استہدف و قال الامام مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ مامنا الا رادّ و مردود علیہ

راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے،

اور جب اس مقام پر تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جنکو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لئے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازمی آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے

الاصاحب هذا القبر الكريم يعني قبره صلى الله عليه وسلم و حسبي الله وكفى والحمد لله رب العلمين. تم جمعها وكتابتها في اليوم الثاني من شهر ربيع الاول عام الف وثلاثمائة وتسع وعشرين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوٰة و ازكى التحية

جو مؤلف بناوہ نشانہ بنا اور امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمکو اللہ کافی ووافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام کا ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب وکتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بہ تمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود اجوبہ مذکورہ پر تقریظ وتنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول وآخر اوسط تین مقامات لکھدیئے گئے ہیں مفصلہ ذیل علماء کی مہریں ثبت ہیں۔

المدرس مدرسة الشفا
رسوحي عمر ۱۳۲۲

المدرس في الحرم النبوي
البخاري الحنفي ملا محمد خان
۱۳۲۶

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
راجي فيض الكريم خليل بن ابراهيم ۱۳۰۵

شيخ المالكية بحرم خير البرية
السيد احمد الجزائري

خادم العلم بالمسجد النبوي
محمد السوسي الخياري

خادم العلم بالمسجد الشريف النبوی
عمر بن ۶ ... المحرسی

خادم العلم و المدرس
فی باب السلام
موسٰی کاظم بن ...

من مشاهیر علماء العرب
احمد بن المامون البلغیش ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم
الشریف النبوی
معصوم ... ۱۳۰۲

خادم العلم الشریف فی دمشق
الشام وخطیب جامع السرجی
محمد توفیق

خادم العلم بالمسجد الشریف
احمد بن محمد خیر الحاج العباسی

من علماء العرب
عبد الله لقادر بن
محمد بن سودة
العرسی ول ...

خادم العلم الشریف فی بلدة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابن لغمان ۱۳۲۶ محمد منصور

المدرس بالحرم
الشریف النبوی
ملا عبد الرحمٰن

الفقیر الیہ عزشانہ احقر الوری
الشهیر بالفراء الدمشقی
یٰسین عفی عنہ

خادم العلم بالحرم
الشریف النبوی
محمود
عبد الجواد

خادما بالحرم الشریف النبوی
احمد بساطی

خادم العلم بالحرم الشریف
النبوی محمد حسن سندی

الفقیر النابلسی الحنبلی خادم العلم
بالحرم النبوی عبد الله ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم الشریف
النبوی
محمد بن عمر الفلانی

خادما العلم فی الحرم الشریف النبوی
احمد ابن احمد اسعد

صورة ماكتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محي السنة الغراء وعضد الملة الفيحاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمد خير الشنقيطي المالكي المدني لازالت بحار فيضه زاخرة امين

نقل تقریظ جسکو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بازو سرداران باعظمت کے مقتداء اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر موجزن ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم ط الحمد لمستحقه والصلوة والسلام على افضل خلقه اما بعد لما اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق والحبر المدقق الشيخ خليل احمد لازال مشمولا بتوفيق الملك الصمد وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة كله ولم يبق للتكلم مجالا الا في مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف والاحوال التي تعرض لذلك والحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما حمد اس ذات کو جو اس کا مستحق ہے اور درود وسلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل حال رہے اور یکتا و لگانہ خدا کی عنایت انپر دائم رہے جو کچھ اس میں ہے بالکل اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی انکی طرف اشارہ

كما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه ان المولد الشريف ان كان سالما مما يعرض له من المنكرات فهو امر مستحب محمود شرعا كما هو المعروف عند اكابر العلماء جيلا بعد جيل وقرنا بعد قرون ان لم يسلم من المنكرات كما ذكره الاستاذ انه يقع فى الهند مثلاً واما فى غير الهند بالنادر وقوعه بل نسمع بشئ مما ذكر انه يقع فى الهند واقع فى غيره فيمنع من جهة ما عرض له والحاصل ان العلة تدور مع المعلول وجودا وعدما فحيث وجد المنكر لزم ترك الوسيلة اليه وحيث عدم استحب اظهار ما هو من شعائر المسلمين وفى مسئلة السوال الثانى والعشرين ان من اعتقد قدوم روحه الشريف من عالم الارواح الى عالم الشهادة الخ اما قدوم روحه عليه الصلاة والسلام فى بعض الاحيان لبعض الخواص امر غير مستبعد

کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کردی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مولود شروعہ سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جنکا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتا بھی نہیں سنا تو اس پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود سے ضرور منع کیا جائیگا خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائے گا وہاں اس شئی کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ومعتقد هذا القدر لا یعد مخطئاً لکونہ امرا ممکنا فھو صلی اللہ علیہ وسلم حتی فی قبرہ الشریف یتصرف فی الکون باذن اللہ تعالیٰ کیف شاء لکن لا بمعنی کونہ صلی اللہ علیہ وسلم مالکا للنفع والضرر فانہ لا نافع ولا ضار الا اللہ تعالیٰ قال تعالیٰ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ واما اعتقاد تجدد الولادۃ فلا یتصور من ذی عقل تام واما قول الاستاذ فھو مخطی متشبہ لفعل المجوس فکان ینبغی للاستاذ عبارۃ ھو الیق من ھذہ لکونہ حاکما لھم بالاسلام کان یقول فیہ بعض شبہ مثلا واللہ تعالیٰ اعلم وفی مسئلۃ الکلام فی الفصل الخامس والعشرین اقوال المسئلۃ الخلاف فیھا مشھور و ینبغی عدم الخوض مع اھل البدع فی مثلھا واما الاستاذ فھو ناقل من کلام اھل السنۃ لا محالۃ وحیث کان ناقلا من کلام اھل السنۃ بای حال

کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بر سر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع ونقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہونچانے والا بجز اللہ جل شانہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد میں مالک نہیں اپنے نفس کے لئے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے اب رہا پیدائش کے از سر نو ہونے کا عقیدہ سو کسی پورے عقل والے سے اسکا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطا دار اور مجوس کے فعل سے مشابہت کرنے والا ہے سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم

كان على هدى قال فى الوسيلة وكل راى لاتباع السّلف + ادى
من المجمع والمختلف فيه فمن يراه لا اضلالا + فما يراه لا ولا
اضلالا وكل ما اجمع اهل السنة + على خلافه فكالو سنة
يهلك اما يعسل الانسان + فيه وان زينه الشيطان فحيث كان
دائرا بين الاشاعرة والماتريدية فهو على ملة الحق قال فى الواضح
المبين واعلم بان الملة المرضية + هى التى اتى عليها الاشعرية او
الماتريدية اذ هى التى + اتى بها احمد هادى الامة ومن يحد عنها يكن
مبتدعا + فنعم من كان لها متبعا كتبه خادم العلم بالحرم
النبوى احمد بن محمد خير الشنقيطى عفى الله عنه

احمد ٣٢٩ ابن محمد الشنقيطى

اور چھبیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس
مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کے ساتھ
گفتگو اور خوض نہ کیا جاوے اور استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب
کلام اہل سنت کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت پر ہوئے اسی وسیلہ میں مسطور ہے
ہر وہ رائے جو سلف کے اتباع میں ہو مسئلہ اتفاقیہ میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رائے
کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال البتہ
ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزہ کی طرح مہلک ہے اگر انسان
اس میں خوض کرے اگرچہ شیطان اسکو آراستہ بناوے پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ
اور ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے
کہ جان رکھ اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ
وہی ہے جسکو رہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں جو اس سے
منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکور کا متبع ہو۔ لکھا
حرم نبوی میں علم کے خادم احمد بن محمد خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے،

(مہر)

خلاصة التصديقات للسادة العلماء بمصر والجامع الازهر

صورة ماكتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المتقين وسيد الحكماء المتقنين حجة الله على العلمين ظل الله على المؤمنين نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العلمين حضرة الشيخ سليم البشرى شيخ العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه آمين

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبی بعده

امابعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة وهی عقائد اهل السنة والجماعة غیر ان انکار الوقوف عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم والتشنیع على فاعل ذلك بتشبیه بالمجوس او بالروافض لیس على ماینبغی لان کثیرا من الایمة استحسن الوقوف المذکور بقصد الاجلال والتعظیم للنبی صلی الله علیه وسلم وذلك امر لامحذور فیه والله اعلم.

شیخ الجامع الازهر

سلیم البشری | کتبه سلیمان العبد بالازهر | کتبه محمد ابراهیم القایاتی بالازهر

خلاصہ تصادیق علماء مصر وجامع ازہر

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایۂ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کی حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم البشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے اللہ مسلمانوں کو انکی بقاء طویل فرماکر آمین۔

سب تعریف اللہ یگانہ کے لئے اور درود وسلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اسکو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا

خلاصة التصديقات للسادة العلماء بدمشق الشام

الشام صورة ما كتبه النحرير الفاضل و العلامة الكامل شمس العلماء الشاميين و بدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء و المحدثين ملاذ الادباء و المفسرين جامع الفضائل كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد محمد ابو الخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغنی عمر عابدین الحسینی النقشبندی الدمشقی متع الله المسلمین بطول بقائه آمین و هو من احفاد العلامة ابن عابدین صاحب الفتاوی الشامیة رحمه الله تعالیٰ

اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دیکر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکورہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جسکی ذات میں کوئی خرابی نہیں،

سلیم بشری شیخ الجامع ازہر نے مہر لکھا اسکو محمد ابراہیم قایاتی نے ازہر میں مہر لکھا اسکو سلیمان عبد نے ازہر میں مہر

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی، فاضل نحریر علامہ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباؤ اجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبدالغنی ابن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی اللہ انکی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاوی شامی کے رحمۃ اللہ علیہ۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد فقد اطلعنی المولی الفاضل المکرم المحترم علی ھٰذہ الرسالۃ فوجدتہا مشتملۃ علی التحقیق الذی ھو بالقبول حقیق ولقداتی مؤلفہا حفظہ اللہ بالعجب العجاب ماھو معتقد اھل السنۃ والجماعۃ بلا ارتیاب ممایدل علی فضلہ وسعۃ اطلاعہ فلازال کشافا للمشکلات حلالا للمعضلات جزاہ اللہ الجزاء الاوفی فی ھذہ الدنیا وفی الاخری حررہ علی عجل الفقیر الیہ تعالی خادم العلماء ابوالخیر محمد بن العلامۃ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین الحسینی نسبا الدمشقی بلدا عفا اللہ عنہ بمنہ وکرمہ

ابوالخیر محمد عابدین

صورۃ ماکتبہ الفاضل الجلیل الامام النبیل رئیس الفضلاء وسند الکملاء محقق عصرہ ومدقق دہرہ وحید الزمان صفی الدوران جناب الشیخ مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی لازال مغمورا فی رضوان الملک العلام آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور اس کے مؤلف نے حق تعالیٰ انکو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنۃ والجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں اور دشواریوں کے حل کرنیوالے اللہ انکو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں اور آخرت میں عجلت میں لکھا محتاج رب خادم العلماء ابوالخیر محمد بن علامہ احمد بن عبدالغنی ابن عمر عابدین نے جو بروئے نسب حسینی ہیں اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف وکرم سے ان کو بخشے

مُہر

نقل تقریظ جسکو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الاول بلا بدایة والآخر بلا نهایة فسبحانه من اله تفضل علی هذه الامة المحمدیة بفضائل لا تحصی وخصهم بخائص لا تستقصی سیما وقد جعل منهم علماء ونبلاء وفضلاء وانار قلوبهم بنور معرفته وجعل منهم اولیاء وورثة لخاتم الرسل علیه الصلوٰة والسلام و لسائر الانبیاء وان ممن یرجی انه یکون منهم الشیخ حضرة العالم الفاضل والنبیه الاریب الکامل مؤلف هذه الرسالة المشتملة علی مسائل شرعیة وابحاث شریفة علمیة نشر للرد علی فرقة الوهابیة فی بعض مسائل علی مذهب السادة الحنبلیة وهذا الرد ان شاء اللہ فی محله نجزا اللہ تعالیٰ هذا

کملاء امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زمان برگزیدہ دوران جناب شیخ مصطفےٰ ابن احمد شطی جنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے بلا ابتداء کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص فرمایا لاانتہا خصوصیتوں سے خصوصًا اس نعمت سے ان میں علماء کملاء اور فضلاء اور ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰة والسلام کے وارث اور امید کیجاتی ہے کہ انھیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لئے علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ رد ان شاء اللہ اپنے موقع پر ہے، پس بہتر جزا دے ان مؤلف کو انکی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور انکو

المؤلف عن سعیه خیرا و قابله باحسانه ووفقنا و ایاه لما یحب
ربنا تعالیٰ ویرضی کما انی اؤمل منه الدعاء لی ولاولادی ومشائخی
وللمسلمین فی ظهر الغیب وجمعنا و ایاه علی التقوی بجاه خاتم
المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین اٰمین
یارب العٰلمین کتبه الفقیر مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی
بدمشق الشام۔

صورة ماکتبه صاحب المناقب العلیه والمفاخر
البهیة ذی الرای الصائب والفهم الثاقب
جامع التحقیق والتدقیق معلم الحق والتصدیق
حضرة الشیخ محمود رشید العطار لازال فی نعم
الملك الغفار التلمیذ الرشید للشیخ بدر الدین
المحدث الشامی دامت برکاته اٰمین۔

ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں
امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لئے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور
تمام سلمانوں کے لئے اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ ختم المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العالمین لکھا اسکو فقیر
مصطفیٰ احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں،

نقل تقریظ جسکو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست
رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے
والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخش ہارے شاہنشاہ
کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی
دامت برکاتہ کے،

الحمد لله الذي اقام لنصرة دينه من اختاره ووفقه وجعل
كلامهم سهاما صائبة في افئدة من زاغ عن الحق وفرقه
والصلوٰة والسلام علىٰ من هو الوسيلة العظمى لنيل كل فضيلة
والغاية القصوى الوصول للمراتب الجليلة وعلىٰ آله واصحابه
واتباعه واحزابه لاسيما من ذب عن الدين المحمدي كل
جهول وهابي معتدي امابعد فاني وقفت علىٰ هٰذا المؤلف الجليل
فوجدته سفرا حافلا لكل دقيق وجليل من الرد على الفرقة المبتدعة
الوهابية اكثر الله تعالىٰ من امثال مؤلفه واعانه بعناية الربانية
كيف لا والكلام من هذا الموضع من اهم ما يعتنى به في الوصول
والفروع فجزا الله مؤلفه العالم الفاضل والانسان الكامل
افضل ما جوزي عامل على عمله وسقاه الله من الرحيق
علله ونهله ونرجو منه الدعاء بحسن الخاتمة والتوفيق لما فيه النجاح
في الآخرة. كتبه الفقير الى الله تعالىٰ - محمود بن رشيد العطار

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کے لئے جسکو منتخب
فرمایا اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنادیا تیر پہونچنے ان کے کلیجوں میں جو حق
سے پھرے اور علیحدہ ہوئے اور درود وسلام اس ذات پر جو بڑا وسیلہ ہے ہر
فضیلت کے حاصل کرنے کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک پہونچنے کو اور
انکی اولاد واصحاب اور تابعین جماعت پر خصوصًا ان پر جنھوں نے دین محمدی سے
ہر جاہل وہابی معتدی کو دفع کیا، امابعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر
پس پایا اسکو جامع ہر باریک وباعظمت مضمون کا جس میں رد ہے. بدعتی
وہابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو حق تعالیٰ نے زیادہ کرے اور انکی مدد فرمائے
عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول فروع کے قابل توجہ
مسائل میں اہم وضروری ہے پس اللہ جزا دے اسکے مؤلف کو جو عالم فاضل اور

خلاصۂ تصادیق علمائے حماۃ الشام

★ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین القائل کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر والصلوٰۃ والسلام علی اشرف خلقہ وخاصتہ من انبیائہ القائل لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین حتی یاتیھم امر اللہ وھم ظاھرون وعلی الہ واصحابہ القائمین بنصرۃ الدین فی الحرب والسلم وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اما بعد فاقول قد اطلعت علی ھذہ الاسئلۃ واجوبتھا للعلامۃ الفاضل والجھبذ الکامل فرید عصرہ ووحید ہ الھمام الھمام شیخی واستاذی

انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعاء حسن خاتمہ کی اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار نے۔

صورۃ ماکتبہ التحریر العلام رئیس الفضلاء الاعلام حضرت شیخ محمد البوشی الحموی تغمدہ اللہ بکرمہ البہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ رب العالمین کو جس نے ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئیں کہ حکم کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور درود و سلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبران پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے غالب رہے گا یہانتک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور انکی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم ہے جنگ اور صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت روز قیامت تک اے ہمارے رب کج نہ فرما ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت

وعمدتی وملاذی مولانا المولوی الشهیر بخلیل احمد فوجدتہا

لما علیہ السواد الاعظم من اہل السنۃ والجماعۃ ولما علیہ مشائخنا

الاعلام والسادۃ الفخام سقی اللہ روحہم صوب الرحمۃ والغفران

یجزی اللہ ذلک الفاضل عن السنۃ خیر الجزاء والسلام قالہ بفمہ

ونطقہ بلسانہ ورقمہ ببنانہ الفقیر الحقیر ذی العجز والتقصیر

محمد البوشی الحموی الازہری المدرس والامام فی الجامع الشہیر

بجامع للہ دفن بحماۃ الشام۔

بسم اللہ الواحد فلا یحد الاحد الذی فی سرمدیتہ

توحد الفرد الذی فی ربوبیتہ لوتفرد والصلوۃ والسلام علی سیدنا

محمد الممجد وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین جاہدوا مع من تمرد اما

بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات

پر مطلع ہوا جنکو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحبِ فضل اور سردار کامل،

یکتائے زمانہ اور یگانہ۔ وقت پیشوا بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ

اور معتمد اور پشت وپناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا ان کو

اسکے موافق جس پر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعت ہیں اور اسکے مطابق

جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حق تعالیٰ انکی ارواح کو رحمت

ومغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو

سنت کی طرف سے بہتر جزا والسلام کہا اپنے ذہن سے اور ظاہر کیا زبان سے اور

لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر مدرس وامام جامع مدفن واقع

شہر حماۃ ملک شام نے،

صورۃ ما کتبہ الامام الاجل والہمام الاکمل حضرت الشیخ محمد سعید الحموی عطاہ اللہ

بلطفہ الخفی والجلی

سب تعریف اللہ احد کو جسکا شمار نہیں ہوسکتا یکتا کہ اپنی بقا میں یگانہ بے فرد کہ اپنی

بعد فانی لما سرحت نظری فی الرسالة المنسوبة للعالم الفاضل والامام الکامل مولانا خلیل احمد وجدتہا مطابقة لاعتقادنا ومشائخنا فالله یجزیه الجزاء الاوفی ویحشرنا وایاہ تحت لواء المصطفیٰ آمین (محمد سعید)

● الحمد لله الذی وقانا من الاهواء والبدع والضلالات ووفقنا لاتباع سیدنا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صاحب المعجزات الباهرات وثبتنا علی ماکان علیه هو واصحابه الکرام۔ (امابعد) فانی لم اعثر فی هذہ الرسالة المنسوبة للعلامة الفاضل مولانا خلیل احمد الا علیٰ مایوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا رحمهما الله تعالیٰ من معتقدات اهل السنة والجماعة فجزاہ الله تعالیٰ خیر الجزاء وحشرنا وایاہ معهم فی زمرة سید الانبیاء والحمد لله رب العالمین خادم العلماء علی بن محمد الدلال الحموی عفی عنه۔

ربوبیت میں لاشریک ہے اور درود وسلام سیدنا محمد پر اور انکی اولاد واصحاب پر جنہوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جس نے شرارت کی، امابعد، میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام کامل مولانا خلیل احمد صاحب کیطرف تو اسکو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ جزا دے انکو پوری جزا اور ہمکو اور ان کو جمع فرمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے۔ آمین

صورة ماکتبه البارع النبیل الفاضل الجلیل صاحب الکمال حضرت الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی لازال معمورا بالافضال

سب تعریف اللہ کے لئے جس نے ہمکو محفوظ رکھا ہوائے نفسانی وبدعات اور گمراہیوں سے اور ہمکو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور ہمکو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جسپر آپ اور آپکے صحابہ تھے امابعد میں نے کوئی بات

- الحمد للہ علی ما انعم + وعلمنا ما لم نکن نعلم والصلوٰۃ والسلام علی افصح من نطق بالضاد وافحم بباھر حجتہ کل من عاند وحاد عن طریقۃ الرشاد سیدنا محمد الذی جاء بالحق المبین ومحا ببراھینہ القاطعۃ شبہ الضالین المضلین وعلی آلہ واصحابہ المتمسکین بسنتہ المتادبین بآداب شریعتہ (وبعد) فقد اطلعت علی ھٰذہ الاجوبۃ الباھرۃ + والعقود الفاخرۃ فوجدتہا موافقۃ لما علیہ اھل السنۃ والدین مخالفۃ لمعتقد المبتدعین المارقین جزی اللہ مؤلفہ کل خیر واکثر من امثالہ + وایدہ

اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعت کے عقیدہ میں ہمارے متقدمین اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے اللہ ہم کو جزائے اور ہمکو اہلسنت والجماعت کے ساتھ سید الانبیاء کے زمرہ میں محشور فرمائے الحمد للہ رب العالمین خادم

صورۃ ما کتبہ الادیب الکامل والحبر الفاضل الامام الربانی حضرت الشیخ محمد ادیب الحورانی متع اللہ بعلمہ القاصی والدانی

اللہ کے لئے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے دیں اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور درود و سلام اس ذات پر جو ضاد بولنے میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور معاند و منحرف کو اور اسکی جو انکی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرنے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو کھلا ہوا حق لیکر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹائے اور انکی اولاد و اصحاب پر جنھوں نے آپ کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو انکو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بددین بدعتیوں کے عقیدہ کے اللہ صلہ دے اسکے مؤلف کو ہر قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علماء اور انکی تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں، آمین۔

فی اقوالہ وافعالہ + آمین

الراجی نیل الوبانی محمد ادیب الحورانی المدرس فی جامع السلطانۃ بحماۃ۔ (طبع الخاتم)

قد اطلعنا علی رسالۃ الفاضل الشیخ خلیل احمد المشتملۃ هذه الرسالۃ علی الاسئلۃ والاجوبۃ بخصوص العقائد وشد الرحال لزیارۃ سید المرسلین فوجدناها موافقۃ لعقائدنا اهل السنۃ والجماعۃ خالیۃ عن الخلل ماعلیها رد من جهۃ بذلک فنشکر فضل الاستاذ المذکور کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ عبد القادر لبابیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونشهد بہ ونستغفرہ واشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ + واشهد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ ارسلہ اللہ رحمۃ

امیدوار عطاء ربانی محمد ادیب حورانی درس جامع مسجد سلطانہ حما ملک شام (مہر)

صورۃ ماکتبہ صاحب الفضل الباہر والعلم الزاہر حضرت الشیخ عبد القادر لازال محمودا من الاصاغر والاکابر

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ۔ مولانا خلیل احمد کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات وجوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کے لئے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کا رد نہیں ہوسکتا، لس ہم استاذ مذکور کی فضیلت کے شکر گذار ہیں، لکھا فقیر عبد القادر نے۔

صورۃ ماکتبہ العلامۃ الوحید الدر الفرید حضرت الشیخ محمد سعید من اللہ علیہ باحسانہ المدید وکرمہ المجید،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب تعریف اللہ کو ہم اسکی حمد کرتے ہیں اور اسکی مدد چاہتے ہیں اور اس کا دل سے اقرار کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ

للعلمین لبشیرا ونذیرا وسراجا منیرا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و
اصحابہ نجوم الاھتداء وائمۃ الاقتداء وسلم تسلیما کثیرا۔
امابعد فقد اطلعت علی ھذہ الاجوبۃ الجلیلۃ التی کتبہا العالم
الفاضل الشیخ خلیل احمد فرأیتہا مطابقۃ لما علیہ السواد
الاعظم من علماء المسلمین وائمۃ الدین من الاعتقاد الحق
والقول الصدق وھی جدیرۃ بان تنشر بین المسلمین وتعلم
لسائر المؤمنین فجزی اللہ مؤلفہا الخیر ووقاہ الاذی والضیر و
ھا انا قد اجریت قلمی بالتصدیق علیہا ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العظیم۔ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ محمد
سعید۔ (طبع الخاتم)

احمد اللہ علی آلائہ واصلی واسلم علی خاتم انبیائہ وعلی

کوئی معبود نہیں مگر اللہ یکتا و لاشریک اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمدؐ اس کے
بندہ اور رسول ہیں جنکو اللہ نے بھیجا جہان بھر کیلئے رحمت بناکر مژدہ سنانیوالا ڈرانیوالا
روشن چراغ اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور انکی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے تارے اور اقتداء
کے امام ہیں اور سلام ہو بکثرت میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر جنکو لکھا ہے عالم
فاضل شیخ خلیل احمد نے پس میں نے انکو پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے
جسپر علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ انکو
پھیلا دیا جائے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا جائے سارے مؤمنین کو پس اللہ اس
کے مؤلف کو جزائے خیر دے اور محفوظ رکھے تکلیف وضرر سے اور لو میں نے اس کی
التصدیق پر قلم چلا دیا، محمد سعید ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ۔ (مہر)

صورۃ ما کتبہ الفصیح الثناء والناظم المدرار حضرت الشیخ محمد سعید لطفی حنفی عمرہ
اللہ بفضلہ العلی

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اسکے احسانات پر اور درود بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور انکی اولاد

آلہ واصحابہ الذین فازوا بنصرتہ وولائہ اما بعد فقد اطلعت علیٰ هذہ الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة للحق خالیة من کل شبهة باطلة کیف لا وطرز بردها شمس سماء البلاد الهندیة ودُرّتاج علماء تلك البقعة البهیة فقد احرز قصبات السبقة فی مضمار العلم والقیت الیه مقالید الذکاء والفهم عید اعیان هذا الزمان وانسان عین الانسان مقتدی اهل الفضل والصلاح ووسیلة النجاة والنجاح حضرة الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد دام بعنایة الملك الصمد ولازالت اشعة شموسه مشرقة مضیئة وانوار بدوره فی افق السمٰاء العلم بازغة منیرة آمین یارب العلمین

سرحت طرفی فی میا ✻ دین السؤال مع الجواب
الفیت ما فیها حقیقا کله عین الصواب
لاغرو اذا بداه ذوالقدر العلی اللیث المهاب

واصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت سے مالامال ہوئے امابعد میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر پس انکو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہہ سے خالی کیوں نہ ہو جبکہ اسکے مؤلف آسمان ہند کے آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سر تاج کہ جنہوں نے علم کے میدان میں مراتب سبقت وفضل کو لیا اور ذکاء وفہم کی کنجیاں ان کے قبضہ میں آئیں بزرگان زمانہ کی عید اور ہر انسان کی آنکھ کی پتلی اہل فضل وجلالت کے پیشوا، اور نجات وکامیابی کے وسیلہ حضرت حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار آسمان علم کے افق پر تاباں درخشاں رہیں آمین یارب العالمین،

سوال وجواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سب مضمون بالکل صواب اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اسکو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت

من صيته قد طارة ❊ بين السهول والهضاب

وبحفظ احكام الشريعة جاء بالعجب العجاب

وهو الحسام الفضل في ❊ اعناق اهل الارتياب

وهو الامام الالوذعي ❊ وقوله فصل الخطاب

دم بالرعاية يا خليل وانت محمود الجناب

وانا العبد الفقير اسير التقصير الراجي لطف ربه الجلي والخفي محمد سعيد

لطفي الحنفي عفا الله عنه (طبع الخاتم)

ــه الحمد لله حمد من اعترف لجنابه الاقدس بجميع الكمالات

وعرف انه تعالى وتنزه عن جميع ما يقول المبتدعة واهل الضلالات

واعتقد بان حجتهم داحضة وترهاتهم متناقضة والصلوٰة

والسلام على سلطان دوائر الحضرات الربانية وسيد سادات

المرسلين اولى المشاهد القدسية سيدنا ومولانا محمد الذي هو

شہرنے ظاہر کیا ہے جسکا شہرۂ نیک نامی نرم وسخت غرض تمام زمین میں اڑگیا اور

شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فیصل کن

تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں اور پیشوائے زکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا فیصلہ

ہے اے خلیل تم محمود بارگاہ ہوکر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو، میں ہوں بندہ فقیر محمد

سعید لطفی حنفی عفی عنہ، (مُہر)

صورة ما كتبه الشيخ الاوحد ذو الفضل المجيد حضرت فارس بن محمد امده

الله بمنه المخلد

تمام حمد اللہ کے لئے ہے اسکی سی حمد جو اسکی بارگاہ اقدس کے لئے تمام

کمالات کا معترف ہو اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور تمام ان باتوں سے

جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل ضلال اور معتقد ہو اس بات کا کہ ان کی دلیل ضعیف ہے

اور انکی بکواس باہم معارض ہے اور درود وسلام ربانی بارگاہ ہونگے دائروں کے

محمد دولة الموجودات واحمد كتائب الكائنات وعلى آله اقمار
سموات المفاخر واصحابه نجوم المحافل والمحاضر الى يوم الدين
امابعد فيقول العبد الذى اذا غاب لايذكر واذا حضر لا يوقر
خويدم السنة السنيه والفقراء الاحمدية فارس بن احمد الشفقة
الحموى مولدا ووطنا والشافعى مذهبا والرفاعى طريقة والمدرس
فى جامع البحصة الكائن بمدينة حماه المحمية احدى البلاد الشامية
قد طالعت الرسالة المباركة المشتملة على ستة وعشرين جوابا
التى اجاب بها العالم الكامل والجهبد الفاضل المحقق المدقق
والمقدام المفرد مولانا المولوى خليل احمد وعند ما تصفحت
تلك العبارات الفائقة وتعلقت هاتيك المعانى الرائقة وجدتها
للشريعة المطهرة موافقة ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشياخنا من

بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبران کے سرداران سیدنا و مولانا محمد پر جو
تمام عالم کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان کی مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپکی
اولاد جو آسمان ہائے مفاخر کے ماہتاب ہیں اور آپ کے صحابہ پر جو محافل و مجالس
کے تارے ہیں روز قیامت تک امابعد کہتا ہے بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور
موجود ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور محمدی فقراء کا ادنیٰ خادم فارس
ابن احمد شفقہ جسکی جائے ولادت و وطن حما ہے اور مذہب شافعی اور مشرب
رفاعی اور ملک شام کے شہر حما کی مسجد جامع بحصہ میں مدرس ہے میں اس مبارک
رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس ۲۶ جوابوں پر مشتمل ہے جو عالم کامل زیرک فاضل محقق
مدقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے دیئے ہیں اور جب میں
نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت
مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا بس اللہ
ان کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو سید المرسلین کے زیر لواء محشور

السلف والخلف مطابقة فجزاه تعالیٰ خیرا وحشرنا ایاہ تحت لواء سید المرسلین والحمد للہ رب العلمین قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ الفقیر لربہ المعترف بذنبہ فارس بن احمد الشقفة الحموی (طبع الخاتم)

● بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للہ الواحد الذی عدمت لہ النظائر والاشباہ الصمد الذی اقرت بربوبیتہ الضمائر والافواہ الجلیل الذی سجدت لہیبتہ الاذقان والجباہ القادر الذی جرت خاضعة لقدرتہ الریاح والامواہ المقتدر الذی اطاع امرہ الفلک الاعلی وما علاہ الاحد الذی نطقت حکمۃ بوحدانیتہ فیما ابدعہ وسواہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ شہادۃ یزعم بہا لجاحد المنافق ولیعظم بہا الرب القدوس الخالق واشہد ان سیدنا ونبینا ومولانا وحبیبنا وقرۃ عیوننا ابا القاسم محمدا

فرمائے والحمد للہ رب العلمین، کہا اپنے ذہن سے اور لکھا قلم سے فقیر فارس بن احمد حموی نے۔ (مہر کا)

صورۃ ماکتبہ البحر الجواد وقدوۃ الزہاد والعباد حضرت الشیخ مصطفی الحداد سقاہ اللہ بالرحیق یوم التناد

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اسکی کوئی نظیر اور شبیہ نہیں بے نیاز ہے کہ اس کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے ہیں باعظمت ہے کہ اسکی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو کچھ اسے ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی وحدانیت بتا رہی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جس کو منکر منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیدا

عبدہ ورسولہ المبعوث باحمد الطریق وحبیبہ وامینہ المکاشف لغیوب الحقائق صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم ما لاح • میض بارق وبعد فقد وقفت فی ھذہ الاوانۃ علی رسالۃ تتضمن ستۃ وعشرین سوالا مع اجوبتہ عنہا العالم الفاضل الشیخ خلیل احمد وفقنی اللہ وایاہ والمسلمین لما بہ فی الدارین نسعد وفی الملاء بہ نحمد + فوجدتہ قد نہج فی اجوبتہ المذکورۃ المنہج الصحیح ووافق بہا الحق الصریح ورد بمنطوقہا المبین وجلا بمفہومہا الغین عند العین والحمد للہ الہادی الی سبیل الصواب والیہ المرجع والماب وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد عالی القدر العظیم الجاہ وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ + کتبہ العبد الضعیف الملتجی الی مولاہ خادم السنۃ السنیۃ فی مدینۃ حماۃ الراجی من ربہ فی الدنیا التوفیق للقیام علی قدم السداد وفی الآخرۃ کرامۃ السوال والمراد بہ الفقیر الیہ سبحانہ المصطفی الحداد عفی عنہ (طبع الخاتم)

طریقہ دیکر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقیں ظاہر فرماتے ہیں انشان پر اور انکی اولاد واصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک انکی چمک ظاہر ہے امابعد دریں ولا میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جنکے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دیئے ہیں اللہ ہم کو اور انکو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال کی توفیق بخشے جنکی بدولت ہم دارین میں صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا پر ہماری تعریف ہو پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور صریح حق کی موافقت کی اور اسکی عبارت سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اسی کی طرف لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت فرمائے اللہ سیدنا مولانا محمد پر جو عالی قدر وعظیم الجاہ ہیں اور انکی اولاد واصحاب اور ان کے دوستوں پر لکھا بندہ ضعیف مصطفے لعداد حموی نے ۔

تمت

کتاب عقائد و مناظرہ وغیرہ

کتاب	موضوع	مصنف
اختلاف امت اور صراط مستقیم	گروہی اختلافات کی حقیقت اور اس میں اعتدال کا طریقہ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
آیات بینات	تردید شیعہ میں بے نظیر کتاب۔	محسن الملک محمد مہدی خاں
ایرانی انقلاب	امام خمینی اور شیعیت	مولانا محمد منظور نعمانی
المہند علی المفند	عقائد علمائے اہل سنت	مولانا خلیل احمد صاحب
براہین قاطعہ	جواب انوار ساطعہ (مجلد)	مولانا خلیل احمد محدث
بریلوی علماء و مشائخ	کے لئے لمحہ فکریہ	مولانا محمد عاشق الہٰی مہاجر مدنی
تقویۃ الایمان کلاں	شرک و بدعات کی رد میں مشہور کتاب	شاہ اسماعیل شہیدؒ
تقویۃ الایمان	توحید و سنت کے احیاء اور شرک و بدعت کا رد	شاہ اسماعیل شہیدؒ
تاریخ میلاد	مروجہ میلاد و قیام کی مفصل تاریخ	مولانا عبد الشکور مرزا پوری
تحفہ اثنا عشریہ	(جدید ترجمہ) تردید شیعہ میں لاجواب کتاب۔	شاہ عبد العزیز دہلوی (مجلد)
تاریخ مذہب شیعہ	یعنی فتنہ ابن سبا اور شیعہ مذہب کی تاریخ۔	مولانا عبد الشکور لکھنوی
تصفیۃ العقائد	دینی مسائل و عقائد اسلام پر سر سید احمد خاں سے مراسلت۔	مولانا محمد قاسم نانوتوی
تحذیر الناس	ختم نبوت اور فضائل محمدیہ	مولانا محمد قاسم نانوتوی
حجۃ الاسلام	حقانیت اسلام	مولانا محمد قاسم نانوتوی
[illegible]	بریلوی کتاب زلزلہ کا جواب	انجمن خدام التوحید برمنگھم
[illegible]	شرک و بدعات اور رسوم کا رد اور دعوت حق	محمد یاسین حقانی
عقائد علمائے دیوبند	احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین کے تین جوابوں کا مجموعہ	مولانا منظور نعمانی
عیسائیت کیا ہے؟	عیسائیت اور اس کے بانی کی تاریخ	مولانا محمد تقی عثمانی
قادیانی چہرہ	خود اپنے آئینے میں	مولانا محمد عاشق الہٰی مہاجر مدنی
مسلک علمائے دیوبند	دیوبندی ہی اہل سنت ہیں	مولانا قاری محمد طیب
مودودی صاحب	کی تحریرات کے متعلق مضامین	از علمائے دیوبند
مباحثہ شاہجہانپور	ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشہور مباحثہ	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
میلہ خدا شناسی	مشہور میلہ خدا شناسی کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
ہدایۃ الشیعہ	علمائے شیعہ کے دس سوالوں کا مفصل جواب	مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

فہرست کتب مفت ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ : دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۱۳۷۶۸